ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۳ مارچ ۱۹۶۴ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَ حَجِّ الْبَیْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالشَّیْخَانِ وَ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالٰے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرتے رہنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا (احمد بخاری ومسلم اور ترمذی)۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَہَا ثَلَاثًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ "ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآءِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَ اِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ"

ترجمہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، اور اس میں فرمایا اے لوگو! حق تعالٰے نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج کریں؟ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا پھر تم اس چیز کی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھ سے تعرض نہ کرو اس لئے وہ حضرات جو تم سے پہلے تھے زیادہ باز پرس کرتے اور اپنے انبیاء کی بابت اختلاف کرنے ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں سو جب تم کو کسی چیز کا حکم کروں تو حسب استطاعت اس کی اطاعت کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اس سے باز رہو۔ (مسلم)

وَعَنْہُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ، قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ! حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل سب سے افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ تعالٰے کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا کہ اس کے بعد پھر کونسا عمل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور ہے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْمَبْرُوْرُ "ھُوَ الَّذِیْ لَا یَرْتَکِبُ... صَاحِبُہٗ فِیْہِ مَعْصِیَۃً"

"حج مبرور وہ ہے کہ جس میں اس کے کرنے والے سے معصیت صادر نہ ہو۔"

وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ! حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر اس میں نہ تو بے ہودہ باتیں کرے نہ گناہ کرے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر واپس ہو گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَہُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ! حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا اور اس کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَی الْجِہَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاہِدُ؟ فَقَالَ لٰکِنَّ اَفْضَلَ الْجِہَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جہاد کو تمام اعمال سے افضل پاتے ہیں تو کیا ہم جہاد کریں حضور نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے لئے بہترین جہاد حج مبرور ہے (بخاری)

خدام الدین پڑھیے اور دوسروں کو پڑھایئے!

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
فون
۶۷۵۴۵



سالانہ چندہ
۱۱ روپے
ششماہی
۶ روپے

جلد ۹ | ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء بمطابق ۲۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۸۳ھ | شمارہ ۴۲

حکومت سوڈان کا مستحسن اقدام

چند دن ہوئے حکومت سوڈان نے اعلان کیا تھا کہ وہ جنوبی سوڈان سے تین سو کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مشنریوں کو رخصت کر دے گی۔ عیسائی مشنریوں کے اخراج کا یہ فیصلہ حکومتِ سوڈان نے ملکی مفاد کے پیش نظر اور مشنریوں کی سرگرمیوں سے تنگ آ کر کیا ہے۔ مشنریوں کے اخراج کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مشنری اشاعتِ مذہب کے کام کے ساتھ جاسوسی کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں اور ان کی اس روش کو کوئی بھی باوقار حکومت گوارا نہیں کر سکتی۔

آپ جس ملک میں دیکھیں مشنریوں کی بہت بڑی تعداد مصروف نظر آئے گی اور بدقسمتی سے یہ جس ملک میں بھی داخل ہوتے ہیں اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ فوج در فوج داخل ہوتے ہیں اور وہاں اسٹیٹ اندر اسٹیٹ کی سی حالت پیدا کر دیتے ہیں۔ اندازہ لگایئے! جنوبی سوڈان ایک بہت ہی چھوٹا سا ملک ہے اور صرف اس میں تین سو غیر ملکی مشنری کام کر رہے ہیں۔ جو ملک بڑے ہیں ان میں تو یہ ہزاروں کی تعداد میں کام کر رہے ہوں گے پاکستان ہی کو لے لیجئے ہزاروں مشنری اس مملکت خداداد میں خدا کے دین کے علی الرغم باطل کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جس شہر میں جایئے، جس گاؤں کی طرف نگاہ اٹھایئے ہر جگہ ان کے تبلیغی اڈے، اشاعت گھر، اسکول اور ہسپتال نظر آئیں گے اور ملک کے گوشے گوشے میں مشنریوں کی فوج کام کرتی ہوئی دکھائی دے گی۔ یہ سب کچھ محض اس لئے ہے کہ ان کی پشت پر غیر ملکی ہاتھ مصروف کار ہیں اور انہیں اربوں روپے کا سرمایہ نقدی اور سامان کی صورت میں باہر سے درآمد ہوتا ہے۔ اس سرمایہ کے بل بوتے پر مشنری شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ کروڑوں روپیہ اسکولوں، ہسپتالوں، اشاعت گھروں اور دیگر پس پردہ سرگرمیوں پر خرچ کرتے ہیں اور نئے عیسائی ہونے والوں کی دامے، درمے، سخنے ہر طرح بھرپور مدد کرتے ہیں، نتیجتاً غریب و سادہ لوگ ان کے جھانسے میں آ جاتے ہیں اور فریبِ مادیت میں گرفتار ہو کر ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ہمارے خیال میں حکومت سوڈان نے غیر ملکی مشنریوں کے اخراج کا فیصلہ کر کے نہایت مناسب قدم اٹھایا ہے۔ ہماری حکومت کو بھی اس معاملہ میں سوڈان کی تقلید کرنی چاہیئے مشنریوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیئے اور ملک میں غیر ملکی مشنریوں کے فوج در فوج داخلے پر پابندی عائد کر دینی چاہیئے جہاں تک ہمارے ملک میں آباد عیسائیوں کا تعلق ہے۔ ہم ان پر تبلیغی پابندیوں کے حق میں نہیں انہیں پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانونی دائرے میں رہ کر اور مسلمانوں کی دل آزاری کئے بغیر جس طرح چاہیں اپنی تبلیغ کریں۔ اسلام ان کی مذہبی آزادی کو غصب نہیں کرتا لیکن مسلمانوں کو بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ مرتد ہو جائیں۔ ہماری رائے ہے پاکستان سے صرف غیر ملکی مشنریوں اور ان لوگوں کو نکالا جائے جن پر جاسوسی کا شبہ ہو اور ان مشنریوں کو پوری آزادی دی جائے جو محض عیسائیت کی تبلیغ کرتے اور افہام و تفہیم کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ ہم بحمداللہ تعالےٰ ان کے تبلیغی نظام سے خائف نہیں صرف ان ہتھکنڈوں کے خلاف ہیں جو وہ غیر ملکی سرمائے اور قوت کے زور پر اختیار کرتے ہیں۔

مزید برآں ہمیں یہ بھی پسند نہیں کہ انہیں ناجائز مراعات دی جائیں اور وہ جس طرح چاہیں کھل کھیلیں اور اسلامی عظمتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر مشنری افہام و تفہیم کا طریقہ اختیار کریں اور محض تبلیغی میدان میں سامنے آئیں تو وہ ایک پل کے لئے بھی انشاءاللہ تعالےٰ علمائے اسلام کے مقابل نہیں ٹھہر سکتے اللہ تعالےٰ اکابر دیوبند رحمہم اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور ہمارے اسلاف کی قبروں کو نور سے بھرے وہ ان کے مقابلے پر ایسے ہتھیار فراہم کر گئے ہیں جن کی موجودگی میں عیسائیت کبھی فروغ نہیں پا سکتی۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اکابر میں سے ہیں۔ اور وہ اگرچہ سرزمین حجاز میں اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں سوئے ہوئے ہیں لیکن ان کی کتاب "اظہار حق" عیسائی مشنریوں کے جال کو تار تار کرنے کے لئے قیامت تک کافی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی، فرانسیسی، عربی، ترکی اور اسپینی زبانوں میں ہو چکا ہے، مصری علماء نے عیسائی مشنریوں کے مقابلے پر ہمیشہ اسی کتاب سے کام لیا ہے اور یہی وہ کتاب ہے جس کا داخلہ حکومت فرانس نے اس کی، صداقت سے مرعوب ہو کر الجزائر میں ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اسی طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے وہ مناظرے جو انہوں نے عیسائیوں کے ساتھ کئے تھے اور جن میں اسلام کی صداقت و حقانیت اور عیسائیت کے رد میں دلائل کے انبار لگا دیئے تھے آج بھی فضاؤں میں گونج رہے ہیں اور فرزندانِ دیوبند کے سینوں اور حافظوں میں محفوظ ہیں۔

بہر حال اسلام کسی مذہب کو تبلیغ سے نہیں روکتا لیکن جاسوسوں، اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے والے، بزرگان اسلام پر کیچڑ اچھالنے والے اور تبلیغی انداز فکر سے ہٹ کر اوچھے حربے اختیار کرنے والے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو حکومت سوڈان نے کیا ہے۔

(باقی بر صفحہ ۱۶)

(فیروز سنز پرنٹرز لاہور میں زیر اہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا)



بروز جمعرات ۱۹ شوال المکرم سنہ ۸۳ھ ۵ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء

قیامت کی نشانیاں

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہر مجلس ذکر کے بعد اصلاح حال کے لئے کچھ بیان فرمایا کرتے تھے میں بھی انہی کے طریقہ پر کچھ نہ کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کے ذکر و عبادت کو قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے (آمین)

حضرت رحمۃ اللہ علیہ جہاں مسلمان مردوں کی اصلاح فرماتے تھے، وہاں ان کے دل میں مسلمان بچیوں کی اصلاح کی بھی فکر تھی۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے مدرسۃ قاسم العلوم اور مدرسۃ البنات قائم کئے گئے۔ کراچی میں بھی عنقریب مدرسۃ البنات میں بچیوں کی دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح گمٹی بازار لاہور میں بھی مدرسہ کی ایک برانچ ہے۔ کل مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو راستہ میں سوہا بازار اور کپڑے والے بازار سے گزرا اور یقین جانیئے میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ان دونوں بازاروں میں کلیتہً عورتیں ہی عورتیں تھیں۔ صرف دکاندار مرد تھے اور ستم بالائے ستم یہ کہ شاید ہی کسی عورت کا سر دوپٹے یا برقعے سے ڈھکا ہوا ہو۔ معلوم ہوتا تھا عورتوں میں حیا و غیرت کا نشان بھی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ عورتوں کی یہ عریانی دیکھ کر مجھے قربِ قیامت کی نشانیاں یاد آ گئیں اور وہی میں اس نہایت ہی قلیل سے وقت میں عرض کروں گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں جو دو قسم کی ہیں۔ اول صغریٰ جو آپ کی وفات سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک وجود میں آئیں گی۔ دوم علاماتِ کبریٰ جو امام مہدی کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آئیں گی اور یہیں سے آغاز قیامت ہو گا

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور علیہ السلام نے قربِ قیامت کی مندرجہ ذیل پندرہ علامتیں گنوائی ہیں۔

(۱) جبکہ مالِ غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائے گا۔ یعنی مال غنیمت کو امراء اور صاحبِ منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے اور ضعیف اشخاص کو اس میں سے حصہ نہ دیں گے

(۲) جب امانت کے مال کو غنیمت شمار کر لیا جائے گا۔ یعنی لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اس کو مال غنیمت سمجھیں گے۔

(۳) جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا

(۴) جب علم کو دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھا جائے گا

(۵) جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا یعنی عورت جو کچھ کہے گی۔ اس کو بجا لائے گا۔ اس کی ہر بات پر صاد کرے گا۔ وہ آزاد ہو گی اور مرد اس کی فرمانبرداری کرے گا۔ اس کے حکم کا پابند ہو گا۔ اب دیکھ لیجئے اگر عورتیں آزاد نہیں تو وہ کیوں بازاروں میں بے حیائی کے ساتھ زیورات اور کپڑے وغیرہ خریدتی پھرتی ہیں اسلام تو عورتوں کو یہ اجازت بھی نہیں دیتا کہ وہ غیر محرم کے ساتھ حج ایسا مقدس سفر اختیار کریں اور خدا کے گھر کی زیارت کو جائیں لیکن یہاں عورتیں بازاروں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اور ان بازاروں میں جہاں کھوے سے کھوا چلتا ہے نہایت بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ گشت کرتی نظر آتی ہیں۔ آخر ان کو کیا پڑی ہے کہ یہ اپنے مردوں کے بغیر غیر محرموں میں بیٹھیں اور دکانداروں سے کھل کر گفتگو کریں۔ ہوتا یہ ہے کہ مرد جب کوئی چیز بازار سے خرید کر لاتا ہے تو عورتیں اس میں نقص نکالتی ہیں۔ کبھی اس پر عیب دھرتی ہیں اور کبھی قیمت کی زیادتی کا رونا روتی ہیں مرد بے چارہ تنگ آ جاتا ہے اور عورتیں اپنی من مانی کرنے کے لئے بازاروں کو نکل کھڑی ہوتی ہیں۔ یہی حال رسم و رواج کا ہے وہاں بھی مرد غریب عورتوں کے سامنے عاجز نظر آتا ہے اور عورتیں مردوں کو اپنے اشاروں پر نچاتی ہیں اور اس فرمانبرداری میں دین بھی ضائع ہوتا ہے اور مال کا بھی ستیاناس ہوتا ہے۔ یہ بے جا اطاعت نہیں تو اور کیا ہے؟ یہاں ایک بات اور بھی عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ سب عورتوں کا یہ حال نہیں ہے کچھ اللہ کی نیک بندیاں ایسی بھی ہیں جن کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔ لیکن یہ اللہ کی بندیاں وہ ہیں۔ جن کا اللہ جل شانہٗ سے تعلق ہے، جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی ہیں اور جن کی نگاہیں دنیا پر نہیں ہر آن آخرت کی طرف لگی رہتی ہیں۔ بہر حال یہ حدیث بیان کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامتیں قرب قیامت کی بیان فرمائی ہیں وہ سب کی سب پوری ہو رہی ہیں اور اس حدیث کی طرف میرا دھیان سوہا بازار اور گمٹی بازار میں عورتوں کی بے راہروی، عریانی اور آزادی دیکھ کر منتقل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان بہنوں اور بیٹیوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور انہیں شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہو کر فکر آخرت کی سعادت نصیب ہو۔ آمین

(۶) جب بیٹا ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا

(۷) جب آدمی دوست کو اپنا ہمنشین بنائے گا اور باپ کو دور کر دے گا۔ یعنی دوستوں کی قدر اپنے باپ سے زیادہ کرے گا اور باپ کی نافرمانی کرے گا

۸۔ جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔

۹۔ جب قوم کی سرداری قوم کا فاسق آدمی کرے گا۔

۱۰۔ جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور ارذل شخص ہو گا

۱۱۔ جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائے گی۔ یعنی آدمی کی تعظیم و تکریم دل سے نہیں کی جائے گی بلکہ اس کے جاہ و منصب یا عہدے اور مال کے خوف سے کی جائے گی کہ کہیں نقصان نہ پہنچا دے۔

۱۲۔ جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور لوگ ان سے اختلاط کریں گے

(۱۳) جب باجے ظاہر ہوں گے۔

۱۴۔ جب علانیہ طور پر شرابیں پی جائیں گی

۱۵۔ اور جب امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے۔ اور ان پر لعنت کریں گے۔ (جیسا کہ بعض بدبخت آج بزرگان دین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن

باقی برصفحہ ۱۲

خطبہ ۶ مارچ ۱۹۶۴ء بمطابق ۲۱ شوال ۱۳۸۳ھ

تقویٰ شعار و پرہیزگار اور سچا مسلمان

وہی ہے جو خالق و مخلوق سب کے حقوق ادا کرے

(۴)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝ (پ ۱۵ س بنی اسرائیل رکوع ۳ آیت ۲۳-۲۴-۲۵)

ترجمہ - اور تیرا رب فیصلہ کرچکا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو - اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو - اگر تیرے سامنے اُن میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُنہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو - اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو - اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے - اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما جو تمہارے دلوں میں ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے - اگر تم نیک ہوگے تو وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے -

حاشیہ شیخ الاسلامؒ

والدین کے حقوق

خدا حقیقتہً بچہ کو وجود عطا فرماتا ہے - والدین اُس کی ایجاد ظاہری کا ذریعہ ہیں اس لئے کئی آیتوں میں خدا تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق ذکر کئے گئے - حدیث میں ہے - کہ وہ شخص خاک میں مل گیا - جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کی ایک حدیث میں فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے - والدین کے ساتھ بھلائی کرنا یہ ہے کہ زندگی میں ان کی جان و مال سے خدمت اور دل سے تعظیم و محبت کرے - مرنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھے - اُن کے لیے دعا و استغفار کرے - اُن کے عہد تا مقدور پورے کرے ان کے دوستوں کے ساتھ تعظیم و حُسن سلوک سے اور اُن کے اقارب کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آئے وغیرہ ذلک۔

بڑھاپے میں خدمت کی احتیاج زیادہ ہوتی ہے - جس سے بعض اوقات اہل و عیال بھی اُکتانے لگتے ہیں - زیادہ پیرانہ سالی میں ہوش و حواس بھی ٹھکانے نہیں رہتے - بڑی سعادتمند اولاد کا کام ہے - کہ اُس وقت بڈھے والدین کی خدمت گزاری و فرمانبرداری سے جی نہ ہارے قرآن نے تنبیہ کی کہ جھڑکنا اور ڈانٹنا تو کجا اُن کے مقابلہ میں زبان سے "ہوں" بھی مت کرو بلکہ بات کرتے وقت پورے ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھو - ابن مسیّب نے فرمایا اس طرح بات کرو جیسے ایک خطاوار غلام سخت مزاج آقا سے کرتا ہے

اولاد کا فرض

ہے کہ وہ والدین کی جی جان سے تعظیم کرے اپنی نیازمندیوں کی حد کردے اور پھر بھی یہ سمجھے کہ والدین کا حق ادا نہیں ہوا - والدین کی خدمت کے ساتھ اولاد کو بارگاہِ رب العزت میں یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے "اے اللہ! جب میں بالکل کمزور و ناتوان تھا - انہوں نے میری تربیت میں خون پسینہ ایک کردیا - اپنے خیال کے موافق میرے لئے ہر ایک راحت و خوبی کی فکر کی - ہزارہا آفات و حوادث سے بچانے کی کوشش کرتے رہے - بارہا میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی - آج ان کی ضعیفی کا وقت آیا ہے - جو کچھ میری قدرت میں ہے اُن کی خدمت و تعظیم کرتا ہوں لیکن پورا حق ادا نہیں کرسکتا - اس لئے درخواست کرتا ہوں - کہ اس بڑھاپے میں اور موت کے بعد ان پر نظر رحمت فرما"

محترم حضرات!

یاد رکھئے والدین کی عزت و تکریم ان کے سامنے تواضع و فروتنی اور صمیم قلب سے ہونی چاہئے - کیونکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ کون کیسے دل سے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے - اگر فی الواقع تم دل سے نیک اور سعادت مند ہوگے - اور حق تعالےٰ کی طرف رجوع ہوکر اخلاص و حق شناسی کے ساتھ اُن کی خدمت کروگے تو وہ تمہاری کوتاہیوں اور خطاؤں سے درگزر فرمائے گا - فرض کرو اگر کسی وقت باوجود نیک نیتی کے تنگ دلی یا تنگ مزاجی سے کوئی فروگذاشت ہوگئی - اور تم نے توبہ و رجوع کرلیا - تو اللہ عزوجل بخشنے والا ہے

قرآن عزیز کا پیرایۂ بیان

مذکورہ آیات میں قرآن کریم نے والدین کی خدمت و اطاعت کی معقولیت کو کس قدر دل نشین اور پیارے انداز میں بیان کیا ہے - بچپن میں تو سب ہی اپنے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ ہمارے والدین ہی ہمارے سرپرست اور نگران ہیں مگر سعادتمند اور شریف انسان بڑے ہوکر بھی ہمیشہ ان کا لحاظ اور ادب کرتے ہیں - اکثر لوگ جوانی کے نشہ سے سرشار ہوکر اپنے بچپن کے زمانۂ شیرخوارگی کی حالت اور والدین کی خدمت و پرورش کو بھول جاتے ہیں اور ان کی اطاعت و خدمت سے سرکشی اختیار کرتے ہیں ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت و اطاعت کی طرف توجہ دلانے کا ایک معقول اور دلنشین پیرایہ یہ ہے کہ طفولیت کا زمانہ اور ماں باپ کی شفقت و تربیت کی باتیں یاد دلائی جائیں تاکہ ان کی محبت و شفقت کے جذبات برانگیختہ ہوں - اور ان کی خدمت و اطاعت کا پورا پورا احساس ہو - چنانچہ اندازہ فرمائیے! حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن عزیز میں اپنے عبادت گزار بندوں یعنی سچے مسلمانوں کو والدین کی شکرگزاری اور احسان مندی کی تاکید کرتے ہوئے کس دل نشین پیرایہ اور پیارے انداز میں ایام طفولیت کی یاد دلائی ہے

دیگر مذاہب اور اسلام

برادران اسلام!

یوں تو تمام بڑے مذاہب نے والدین کی خدمت و اطاعت پر زور دیا ہے - اور اس کو داخل حسنات کیا ہے - مگر قرآن حکیم نے اس کے متعلق جو اسلوب بیان اختیار کیا ہے - اور جس عمدہ پیرایہ میں اس بات پر زور دیا ہے - وہ بے نظیر ہے - والدین کے ساتھ احسان کو

عدم شرک کے ہمراہ ذکر کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح عبادت میں شرک حرام ہے اسی طرح والدین کے ساتھ نیک سلوک ہر مسلمان پر فرض ہے قرآن عزیز میں بیشتر جگہ عقیدہ توحید کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ اس طرح اس حسن اخلاق کو اسلام نے اخلاقی درجہ سے بڑھا کر مذہبی احکام کا تقدس عطا کر دیا ہے۔

احادیث نبوی کی شہادت

شیخینؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔ آپ نے فرمایا؟ "تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر جو تجھ سے زیادہ قریب ہو۔ پھر اس کے بعد دیگر اقربا بلحاظ قرابت

خدا کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے

ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضگی ان کی ناراضگی میں ہے۔

ماں باپ کا حق

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ۔ ابی امامہؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی "یا رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟" فرمایا "یہی دونوں تیری بہشت ہیں اور تیرا دوزخ بھی ہیں"۔ یعنی اگر تو انہیں راضی رکھے گا تو بہشت میں جائے گا۔

بال بچوں کا حق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوْہُ (رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجہ)

ترجمہ۔ عائشہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بھلا آدمی وہ ہے جو اپنے عیال کے حق میں تم میں سے بہتر ہو اور جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو مرنے کے بعد اس کی برائیاں بیان کرو۔

بال بچوں کے بعد اسلام نے ہر شخص پر رحم کرنے کی تلقین ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو بندوں کے حقوق ادا کرنے کا بے مثال سبق دیا ہے۔

ہر شخص پر رحم کرنے کی تلقین

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ اور ان پر رحم کرو۔ جو زمین پر ہیں۔ تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے۔

(باقی آئندہ)

قبول اسلام

آج مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۴ء بروز اتوار سنہری مسجد لاہور میں بدست مولوی محمد علی صاحب خطیب مسماۃ سوہنی دختر علیا عمر ۱۸ سال نے برضامندی خود اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام پروین اختر رکھا گیا۔

نشان انگوٹھا

مسماۃ پروین اختر مہر خطیب جامع مسجد سنہری

دستخط مولوی محمد علی صاحب۔

گواہ شد:۔ شیخ عبدالغنی اندرون دہلی گیٹ

جانشین شیخ التفسیر کا پروگرام

بذریعہ رتنا عازم ٹوبہ ٹیک سنگھ ہونگے

۱۴ مارچ بروز ہفتہ: وہاں دو گھنٹہ قیام کر کے دار العلوم ربانیہ ریاض المسلمین کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ظہر کے بعد اجلاس کو خطاب کریں گے۔ نماز مغرب کے بعد مجلس ذکر ہو گی۔

۱۵ مارچ بروز اتوار: صبح چک ۲۱۳ گ ب تحصیل سمندری تشریف لے جائیں گے شام کو واپس عازم لاہور ہونگے۔

۲۰ مارچ نماز جمعہ کے بعد تیز گام کے ذریعہ عازم منٹگمری ہوں گے۔ نماز عشا کے بعد جامعہ رشیدیہ کے اجلاس میں شرکت۔

رات کو منٹگمری سے ۱ بجے کوئٹہ پسنجر کے ذریعہ ملتان کو روانگی۔

۲۱ مارچ ۵ بجے صبح ملتان پہنچیں گے اور وہاں سے خان گڑھ کو روانہ ہو جائیں گے

خان گڑھ میں ظہر تک قیام اور بعد از ظہر ملتان کو روانگی

ملتان سے ۱/۲ ۳ بجے بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی ہوں گے۔

۷ بجے شام راولپنڈی پہنچیں گے۔

عشاء کے بعد مسجد قاضی نظام الدین محلہ امام باڑہ راولپنڈی میں تقریر

رات کو ۱ بجے بذریعہ خیبر میل نوشہرہ کو روانگی

۲۲-۲۳-۲۴ مارچ نوشہرہ چھاؤنی میں تین دن قیام

جانشین قطب الاقطاب کا ورود نوشہرہ چھاؤنی

جانشین شیخ الاسلام امام الاولیاء صدیق دوران حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور دامت برکاتہم ۲۲ مارچ بروز اتوار صبح خیبر میل سے تشریف لاویں گے۔ آپ نوشہرہ میں تین روز قیام فرماویں گے۔ دوران قیام بعد از نماز عشاء ہر روز جامع مسجد نوشہرہ صدر ضلع پشاور میں مجلس ذکر منعقد ہو گی۔ اور حضرت اپنے فیوضات سے تشنگان حق کو مستفیض فرمائیں گے۔ ان ایام میں آپ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بھی کچھ وقت کے لئے تشریف لے جاویں گے۔ مسلمانوں سے شرکت کی اپیل ہے۔

نوٹ:۔ توقع ہے کہ حضرت مدظلہ کے ساتھ محترم المقام ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر بھی ہوں گے

احمد عبدالرحمٰن صدیقی۔ وخدام المتوسلین حضرت شیخ لاہوریؒ نوشہرہ چھاؤنی۔

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا
تعلیمی، تبلیغی، اصلاحی
چودھواں
سالانہ
جلسہ

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۶۴ء کو

بمقام جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی منٹگمری

حسب روایات سابق نہایت آب و تاب سے منعقد ہو گا

علمائے مدعوین:۔

- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی خانپور
- حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری
- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
- حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
- حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور لاہور
- حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری
- حضرت علامہ دوست محمد صاحب قریشی ملتان
- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی ملتان
- حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی
- حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب لاہور
- حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب لائل پور
- حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری ملتان
- حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے۔

پروفیسر کالج و ایڈیٹر دعوت۔ اور دیگر زعمائے ملت

فاضل رشیدی ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری

(قسط ۲)

جہاد قیامت تک جاری رہیگا

ایم عبید الرحمٰن لودھیانوی

(۱۲) ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں ایک شخص رسول مقبولؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یا رسول اللہؐ! ایک شخص غنیمت کے واسطے جنگ کرتا ہے اور ایک اپنا مرتبہ شجاعت ظاہر کرنے کے واسطے لہٰذا ان میں سے شہید کون ہے؟ حضور انورؐ نے فرمایا جو اعلائے کلمۃ اللہ کے واسطے جنگ کرکے فوت ہو وہ شہید ہے

(۱۳) حضرت عمران حصین رضؓ کہتے ہیں رسول انورؐ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کا آخر مسیح الدجال کو قتل کریگا

(۱۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا اسلام کو آشکارا کرتے رہو۔ مساکین کو کھانا کھلاتے رہو۔ جہاد میں قتل کرتے رہو جنتوں کے مالک ہو جاؤ۔

(۱۵) حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں رسول اکرمؐ نے فرمایا جہاد میں ایک روز کی سرحدی حفاظت دوسری منازل کی ہزاروں حفاظت سے بہتر ہے۔

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ط اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ج فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ o اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا o وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o (پ ۱۰ ع ۲۶)

ترجمہ: مسلمانو! تم کو کیا ہوگیا کہ جب تم سے راہ خدا میں چل نکلنے کو کہا جاتا ہے تو تم زمین پر ڈھے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیوی زندگی کو پسند کرنے لگے حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیوی زندگی کا عیش تو بہت تھوڑا ہے۔ اگر تم جہاد کو نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو دردناک سزا دیگا اور تمہاری بجائے ایک اور قوم کو لے آئیگا اور تم خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔

۹ھ میں غزوۂ طائف سے واپس آکر حضورؐ اقدس نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا۔ حضورؐ کا قاعدہ تھا کہ کہیں چڑھائی کرنے کا ارادہ ہوتا تو اصل مقصد کا اظہار نہ فرماتے بلکہ ذو معنی الفاظ میں ارادہ کو ظاہر فرماتے تاکہ دشمن آپ کے ارادہ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

لیکن تبوک چونکہ سرحد شام پر مدینہ سے دس منزل کے فاصلہ پر تھا اور آپؐ کو مکمل تیاری کرنی تھی اس لئے وضاحت سے ارادہ کا اعلان کر دیا اور عام مسلمانوں کو چلنے کا حکم ہوا تبوک کو جانے کی وجہ یہ تھی کہ ملک شام سے ایک قافلہ نے آکر اطلاع دی تھی کہ ہرقل شاہِ روم کو کفار اور دشمنان اسلام نے یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہؐ کا انتقال ہوگیا اور ان کے ملک میں قحط ہے لوگ پریشان اور بے سر و سامان ہیں ایسے وقت میں آسانی سے فتح ہو سکتی ہے

ہرقل نے یہ اطلاع پاکر اپنے کمان دار قباد کو چالیس ہزار فوج کا سپہ سالار بناکر بھیجا ہے اور عرب و عراق کے تمام نصرانی قبائل کو فوج کی مدد کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ لخم جذام عاملہ وغیرہ شاہی فوج کے مددگار ہیں۔ نیز شاہِ غسان بھی فوجی اور مالی امداد کرنے پر تیار ہو چکا ہے۔ حضورؐ والا نے یہ خبر پاکر مسلمانوں کو جہاد کے لئے آمادہ کیا اور تمام مسلم قبائل عرب میں نقیب و داعی بھیج دیئے اور سب کو جلد از جلد جمع ہو جانے کا حکم دے دیا چونکہ اس سال سخت قحط تھا۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا۔ سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ سفر بھی دور کا تھا۔ . . . .

- - - - - - - - - -

ساز و سامان کچھ نہ تھا بے انتہا تنگدستی تھی دس مسلمانوں کے حصہ میں ایک ایک سواری آئی تھی خوراک کے لئے بودار چربی کے سوا کچھ نہ تھا کوسوں پانی نہ تھا۔ ریگستان طے کرنا تھا اس پر ہرقل جیسے قہار بادشاہ کا مقابلہ تھا اس لئے بعض لوگ خصوصًا منافق چلنے میں حیلے بہانے کرنے لگے اور پست ہمت ہوکر سست پڑ گئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں مگر پستیٔ ہمت اور حیلہ تراشی مسلمانوں نے نہیں کی تھی صرف تین مسلمان ایسے تھے۔ جو رسول اللہ کی ہمرکابی سے رہ گئے تھے البتہ منافقوں کو چونکہ شکست کا یقین تھا اور راستہ کی دشوار گزاری شاق تھی اس لئے وہ پست ہمت تھے اور حیلے بہانے کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہوا

جہاد کا حکم ملنے پر تم سست اور پست ہمت کیوں پڑ گئے۔ کیا تم نے آخرت پر دنیوی زندگانی اور آرام طلبی کو ترجیح دے دی۔ دنیوی زندگانی اور اس کا عیش و طرب تو بمقدار اور چند روزہ ہے۔ یاد رکھو! اگر جہاد پر نہ جاؤ گے تو اللہ کے سخت عذاب میں ماخوذ ہوگے اور تمہاری بجائے اللہ دوسری قوم کو اسلام کی حمایت کے لئے مقرر کر دے گا۔ جہاد پر نہ جانے سے تم رسول اللہؐ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اپنا ہی نقصان کرو گے تم کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر ہم مدد نہ کریں گے تو رسول اللہ کی کوئی مدد نہیں کریگا اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

جہاد کا حکم

ترغیب آمیز دنیوی ساز و سامان کتنا ہی عظیم الشان ہو مگر آخرت کے مقابلہ میں حقیر اور بے مقدار ہے۔ مسلمان کو دنیا سے دل نہیں لگانا چاہیئے۔ اس امر کی صراحت کہ دین الٰہی کی کامیابی اور تبلیغ رسول اللہؐ کی کامیابی موجودہ مسلمانوں ہی پر موقوف نہیں ہے بلکہ اللہ جس سے چاہتا ہے اپنا کام لے لیتا ہے وہ بجائے موجودہ مسلمانوں کے دوسری قوموں سے بھی یہ کام لے سکتا تھا۔ جب حضورؐ کو دنیا نے چھوڑ دیا تب بھی ابوبکر رضؓ نے آپ کی معیت اختیار کی اور اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ کی، اگر کچھ فکر ہوئی تو حضورؐ کی نسبت، اس پر حضورؐ نے تسلّی دے دی حضورؐ اقدس نے حضرت ابوبکر صدیق کو جو فہمائش کی تھی اس سے توکل اور ہر مصیبت کے وقت ذاتِ الٰہی پر بھروسہ کرنے کی تعلیم حاصل ہوتی ہے

کافروں کا ہر وقت مسلمانوں کے مقابلہ میں بشرطیکہ مقابلہ کفر اور اسلام کا ہو نیچا دیکھنا پڑتا ہے اور ہمیشہ اللہ کا بول بالا رہتا ہے

(۲) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o (پ ۱۰)

ترجمہ: ہلکے اور بھاری نکل کھڑے ہو اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو اگر دانشمند ہو تو سمجھ لو کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

تفسیر:۔ حضور اقدسؐ نے جب تبوک کو جانے کا ارادہ کر لیا اور بیس یا تیس یا ستر ہزار مسلمانوں کی عظیم الشان فوج جمع ہو گئی تو بہت سے منافقوں نے مختلف عذر پیش کرنے شروع کئے ۔کسی نے اپنی کمزوری ظاہر کی ۔کسی نے ناداری، کسی نے عیال کی کثرت، کسی نے اپنی حد سے زیادہ فربہ اندامی، کسی نے اپنے کاروبار کی مشغولیت، غرض یہ کہ ہر شخص نے عذر تراشی اور بہانہ سازی شروع کر دی اس پر حکم عام ہو گیا ۔ اور عمومی اعلان ہو گیا کہ کوئی حالت ہو کمزور ہو یا طاقت ور مشغول ہو یا فارغ، بوڑھا ہو یا جوان تنگدستی ہو یا فراخی، چست ہو یا سست، بہرحال جہاد کو چلو اور راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرو اور جانیں لڑاؤ ۔ یہ دنیا و دین میں تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اگر تم کو اس کی بہتری کا علم ہو ۔ اور جہاد کا ثواب معلوم ہو تو ضرور اس حکم کی تعمیل کرو ۔جب یہ حکم نازل ہوا ۔تو حضورؐ سب کو لے کر چل دیئے لیکن منافق پھر بھی ہر منزل پر بچھڑتے جاتے تھے اور حیلے بہانے کر کے اجازت لے کر واپس جا رہے تھے ۔کچھ لوگ پہلے ہی سے مدینہ میں رہ گئے تھے جن میں تین مخلص مسلمان تھے ۔ غرض حضور والاؐ تبوک پہنچے وہاں کچھ قیام کیا اور کچھ مدت بعد واپس ہوئے ۔ اگر منافقین کو مالِ غنیمت ہاتھ لگنے کا یقین ہوتا اور سفر بھی قریب ہوتا تو ضرور حضورؐ ساتھ چلتے مگر سفر دور کا تھا اور مالِ غنیمت کے حصول کی قطعی امید نہ تھی اس لئے ساتھ نہ گئے بلکہ اُن کو آپ کی شکست کا یقین تھا ۔اب مدینہ پہنچو گے تو اللہ کی قسمیں کھا کر عذر پیش کریں گے کہ حضور ہم میں طاقت نہ تھی ۔ ہم مجبور تھے اگر مجبوری نہ ہوتی تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے مگر اس دروغ بافی اور حیلہ تراشی اور جھوٹی قسمیں کھانے کا وبال انہی کو بھگتنا ہوگا وہی اپنے ہاتھوں خود اپنے کو تباہ کریں گے ۔ خدا کو خوب معلوم ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

(۳) یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ (پ ۱۰ ع ۱۶)

ترجمہ: اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ۔ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے

مطلب

جہاد کے معنی کسی ناپسندیدہ چیز کے دفعیہ کرنے میں انتہائی کوشش کرنے کے ہیں ۔یہ کوشش کبھی ہتھیار سے ہوتی ہے، کبھی زبان سے کبھی قلم سے، کبھی کسی اور طریق سے ۔منافقین جو زبان سے اسلام کا اظہار کریں اور دل سے مسلمان نہ ہوں ان کے مقابلہ میں جہاد تلوار کے ساتھ اُمت کے نزدیک مشروع نہیں نہ عہدِ نبوت میں ایسا واقع ہوا ۔اسی لئے جہاد کا لفظ اس آیت میں عام رکھا گیا ہے یعنی تلوار سے زبان سے قلم سے، جس وقت جس کے مقابلہ میں جس طرح مصلحت ہو جہاد کیا جائے نبی کریمؐ فطری طور پر بہت نرم خو واقع ہوئے تھے ۔اس لئے حضورؐ نرم خوئی، درگزر اور چشم پوشی کا معاملہ فرماتے تھے اس لئے آپ کو حکم ہوا کہ آپ ان منافقین کے معاملہ میں سختی اختیار کیجئے یہ شریر خوش اخلاقی اور نرمی سے ماننے والے نہیں ہیں۔

دو۲روزہ ــــ تبلیغی ــــ سالانہ
اجتماع

مورخہ ۱۴، ۱۵ر مارچ ۶۴ء کو کمیٹی باغ سمندری میں سالانہ دو۲روزہ تبلیغی اجتماع منعقد ہو رہا ہے ۔جس میں مجاہدِ ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا عبدالرحمٰن میانوی مولانا محمد لقمان صاحب بہاولپوری ۔ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر، شاعرِ ختمِ نبوت سائیں محمد حیات پسروری شاعرِ ختمِ نبوت سید محمد امین صاحب گیلانی ۔ شاعرِ ختمِ نبوت محمد شریف صاحب راہی شرکت فرمائیں گے علاقہ کے مسلمانوں سے التماس ہے کہ شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں ــ (ناظم تبلیغی اجتماع کمیٹی باغ سمندری)

طلباءِ عربی کے لئے خوشخبری

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور کا داخلہ

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا واحد بخش صاحب سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی

مخزن العلوم میں آمد

حسبِ دستورِ سابق مورخہ دس شوال المکرم سے مدرسہ مخزن العلوم کا داخلہ شروع ہو کر آخر شوال المکرم تک رہیگا ۔ دورہ حدیث شریف کے اسباق حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ ہذا و استاذ العلماء والفضلاء حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ہذا کے پاس رہیں گے ــ نیز امسال اراکین مدرسہ ہذا نے فلسفہ و معقول و دیگر علوم و فنون کیواسطے جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا واحد بخش صاحب مدظلہ العالی سکنہ کوٹ مٹھن شریف و سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں داخل شدہ طلباء کے طعام و قیام وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے ۔ شائقین علوم دینیہ جلد از جلد داخلہ حاصل کریں

ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور فون ۱۱۸

اللہ کا فضل

محمد عثمان بی اے .... واہ کینٹ

عام طور پر "اللہ کا فضل" کے الفاظ ہر شخص کے روز مرّہ کے استعمال میں آتے ہیں۔ اور ان الفاظ کا جا و بے جا استعمال ہوتا ہے۔ اکثر لوگوں کی زبان پر تو بجا طور پر یہ جملہ ہوتا ہے مثلاً کسی نے پوچھا "سناؤ بھائی کیا حال ہے؟" تو جواب میں کہا جاتا ہے "اللہ کا فضل ہے" یا بسا اوقات کسی پر انعامات الٰہی کی فراوانی، اولاد اور مال و دولت کی بہتات رزق کی کشادگی یا روحانی مراتب کی بلندی دیکھ کر بھی کہا جاتا ہے کہ "فلاں پر اللہ کا بڑا فضل ہے" ان تمام مراحل میں اس جملہ کا استعمال بالکل بجا ہے۔ مگر کئی بیچاروں نے اس لفظ کا مذاق اڑانا ایک کھیل سمجھ رکھا ہے۔ مثلاً کسی سرکاری دفتر کا ملازم جسے ہر وقت عوام کے ساتھ سابقہ پڑتا ہے یا وہ ادارے جہاں پبلک ڈیلنگز (Public Dealings) ہوتی ہوں ان میں کام کرنے والوں سے کوئی دوست پوچھے کہ میاں تنخواہ کتنی ہے تو وہ جواب دے "بھئی تنخواہ تو پچاس روپے ہے۔ مگر اوپر سے اللہ کا فضل کافی ہو جاتا ہے" یہ اس جملے کا بے جا استعمال ہی نہیں بلکہ گستاخی ہے۔ عام طور پر رشوت کی کمائی سے لوگ بڑی بڑی بلڈنگیں بناتے ہیں اور پھر مکان کے صدر دروازے کی پیشانی پر موٹے موٹے عربی حروف میں چمکدار شیشوں سے یہ الفاظ لکھواتے ہیں

"ھٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ"

یہ بھی اللہ تعالےٰ کے ساتھ استہزاء ہے اور گستاخی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو حرام کی کمائی سے بچنے کے لئے قرآن عزیز میں بار بار ہدایت فرمائی ہے۔ مگر عاقبت سے بے خبر لوگ اللہ کے قہر سے نہیں ڈرتے اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے دولت اکٹھی کرتے ہیں اور پھر اس پر فضل ربی کا لیبل چسپاں کر کے خود فریبی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حرکات سے احتراز لازم ہے۔

جس پر اللہ کا فضل ہو جائے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ بڑی بڑی کوٹھیوں پر اللہ کا قہر نازل ہو اور ایک چھوٹے سے بوسیدہ جھونپڑے پر اللہ کی رحمت نازل ہو تو بلا مبالغہ وہ کوٹھی اس جھونپڑے کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ قصہ سنایا کرتے تھے کہ جہلم کے قریب کسی شخص نے ایک قتل کر دیا — قاتل پکڑا گیا۔ جیل میں قاتل کے ساتھ ایک بے گناہ شخص بھی کسی جرم کے شبہ میں گرفتار تھا۔ مقدمہ چلا تو شک میں پکڑے ہوئے شخص کو پھانسی کی سزا ملی اور قاتل بری کر دیا گیا۔ کسی اللہ والے نے مراقبہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے اس پر یہ راز ظاہر فرمایا کہ جب یہ دونوں آدمی قید خانہ میں تھے تو اصل قاتل ہر وقت اپنے جرم پر نادم ہو کر گڑگڑاتا اور مجھ سے میرا فضل طلب کرتا تھا اور دوسرا شخص یہ دعا کیا کرتا تھا۔ "اے اللہ تو انصاف کر" چنانچہ اصل قاتل کو ہم نے اپنے فضل سے نجات دی اور جو شخص بظاہر شک میں پکڑا گیا تھا اس کے ساتھ انصاف کیا۔ ایک مرتبہ اس نے ایک چیونٹی کو جو بصد مشکل اپنا رزق مہیا کر کے اپنے بل کی طرف جا رہی تھی دریا میں ڈبو کر مار دیا تھا۔ چنانچہ ہمارے انصاف کا یہ دستور ہے کہ جان کے بدلے جان۔ اب اس شخص کی دعا بھی یہی تھی کہ اے اللہ انصاف کر لہٰذا اس کے ساتھ انصاف ہوا۔ ہم مختار ہیں، چاہیں تو ایک چیونٹی کے عوض یا اپنی حقیر سے حقیر مخلوق کے بدلے اشرف المخلوقات کی جان لے لیں

مندرجہ بالا واقعہ سے یہ صاف ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ سے "فضل" مانگا جائے تو وہ فضل فرماتا ہے انسان کو ہر گھڑی اس کے فضل کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ وہ غفور ہے صفتِ رحمان اُسی ذات وحدہٗ لاشریک کو زیبا ہے، وہ بار بار رحم فرما کر خوش ہوتا ہے۔ اس کے سامنے ندامت سے سر جھکایا جائے تو اس کی رحمت کا دریا جوش میں آ جاتا ہے اور وہ آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے والے بندوں کو اپنی مغفرت کا سرٹیفکیٹ عطا فرماتا ہے

یاد رکھو! وہ پاک ہے طیب ہے اور صرف پاک اور طیب چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ حرام طریقوں سے جمع کیا ہوا مال اور حرام کی کمائی سے پلے ہوئے انسان اس کی بارگاہ میں کبھی مقبول نہیں ہو سکتے۔ حرام مال سے بنے ہوئے مکانات کی پیشانیوں پر "فضل ربی" کا پتھر نصب کرنے والے جان لیں کہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

دیکھو! انسان کی ہر وقت یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کے ہر عمل میں اخلاص اور للّٰہیت ہو اور وہ سب سے بے نیاز ہو کر خدا کے فضل پر بھروسہ کرے انشاء اللہ اس کا چھوٹے سے چھوٹا عمل مقبول ہو گا — امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی حیثیت کا کون قائل نہیں؟ ان کی بلند پایہ تصنیفات "کیمیائے سعادت" اور "احیاء العلوم" آج تک ان کا نام روشن کئے ہوئے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد کسی اللہ والے نے ان کی خواب میں زیارت کی۔ پوچھا اے امام غزالی! اللہ تعالےٰ نے آپ کی وفات کے بعد آپ سے کیا معاملہ کیا؟ امام صاحبؒ نے فرمایا "جب میں اللہ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالےٰ نے مجھ سے سوال کیا "غزالی! اپنے ساتھ کیا لائے ہو؟" میں نے عرض کیا "اے الٰہ العالمین! میں نے دنیا میں جگہ جگہ تیرے دین کی تبلیغ کی، لوگوں کو درس و تدریس کے ذریعہ تیرے احکام سنائے، بڑی بڑی ضخیم کتابیں تصنیف کیں"۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ سب کچھ ہمارے ہاں کچھ حقیقت نہیں رکھتا"۔ یہ سننا تھا کہ میرے پاؤں لرزنے لگے اور میں پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا فکر نہ کرو تمہارے پاس ایک عمل ہے جس پر تمہاری بخشش کر دی جاتی ہے وہ یہ کہ ایک مرتبہ تم لکھ رہے تھے۔ تمہارا قلم دوات میں تھا اور اس پر جو روشنائی لگی ہوئی تھی اس پر ایک مکھی آ بیٹھی تم نے ہماری مخلوق پر رحم کر کے قلم کو روکے رکھا اور مکھی نے سیاہی کا پانی پی کر پیاس بجھالی آج اس عمل کی بنا پر ہمارے فضل کا لطف اٹھاؤ اور جنت کے مزے لوٹو"

اس واقعہ سے بھی عبرت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ کے فضل کا کوئی شمار نہیں وہ جس پر چاہے اپنے فضل کی بارش برسائے ہم سب کو لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانیوں سے باز رہیں اور اس کے فضل کے متلاشی رہیں —

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کے فیصلے

مرتبہ:۔ ماسٹر محمد امین بورسٹل جیل

آپ کا نام مبارک عثمان ابن عفان کنیت ابو عبداللہ وابو عمر اور لقب ذوالنورین ہے آپ قریش کے ممتاز خاندان بنو امیہ میں پیدا ہوئے جوان ہوئے تو تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ اور صداقت و دیانت کے بل پر ایک امیر و کبیر تاجر بن گئے۔ چونتیس ۳۴ برس کی عمر میں حضرت ابوبکر رض کے ایما پر اسلام لائے۔ اس کی پاداش میں آپ کے چچا نے آپ کو جائداد سے عاق کر کے گھر سے نکال دیا۔ بلکہ جسم مبارک کے کپڑے تک بھی اتار لیئے مگر آپ بخوشی یہ سب کچھ چھوڑ کر آنحضور ؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس طرح آپ رض اولین مسلمانوں میں شمار ہوئے آپ کے رشتہ دار آپ کو سخت تکلیف وایذا دیتے۔ مگر آپ راہِ حق پر بدستور ڈٹے رہے قریش کے مظالم سے تنگ آکر آپ رض نے چند اور دیگر صحابہ رض کیساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ یہ راہِ خدا میں پہلی ہجرت تھی۔ حضرت رقیہ رض بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ کچھ عرصہ بعد افواہ پھیل گئی کہ مسلمانوں کی مشرکین سے صلح ہو گئی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رض واپس مکہ تشریف لے آئے۔ لیکن واپس آکر معلوم ہوا۔ کہ وہ خبر غلط تھی۔ پھر مدینہ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو آپ بھی مع اہل و عیال مدینہ چلے گئے۔ راہِ خدا میں یہ آپ کی دوسری ہجرت تھی۔ مدینہ شریف میں شیریں پانی کا ایک ہی کنواں تھا۔ جسے بیر رومہ کہتے تھے۔ اس کا مالک ایک یہودی تھا۔ جو پانی فروخت کرتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کو پانی کی بہت تنگی ہوئی۔ تو آپ رض نے ۲۰ ہزار درہم میں کنواں خرید کر وقف کر دیا اور اس طرح مسلمانوں کو پانی ملنے لگا۔ مسجد نبوی ؐ کی توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے ۲۵ ہزار درہم میں زمین خرید کر دی اور مسجد الحرام کی توسیع کے لئے بھی ۱۰ ہزار درہم دیئے۔ اس طرح غزوۂ تبوک کے لئے جب ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم چندہ کی فرمائش کی ...... تو اس وقت اسلامی فوج کی تعداد ۳۰ ہزار پیادے اور ۱۰ ہزار سوار تھی۔ اس وقت ... حضرت عثمان رض نے سامان کی کمی پوری کر دی اور جوتوں کے تسمے تک بھی اپنی جیب سے خرید کر دیئے علاوہ ازیں ۹۴۰ اونٹ اور ایک ہزار دینار بھی پیش کئے۔ مزید ضرورت پر ایک ہزار اونٹ ۷۰ گھوڑے اور دس ہزار دینار حاضر کر دیئے اس پر رسولِ اکرم ؐ نے فرمایا۔ آج کے دن کے بعد عثمان کا کوئی کام انہیں نقصان نہیں دے گا۔

ایک دفعہ عرب میں قحط پڑ گیا تو انہی دنوں حضرت عثمان رض کے ایک ہزار اونٹ غلّے سے لد کر آئے۔ تاجروں نے انہیں کئی گنا زیادہ رقم پیش کی۔ مگر آپ رض نے انکار کر دیا۔ اور تمام غلّہ محتاجوں اور غریبوں میں خیرات کر دیا۔ آپ کے زمانۂ خلافت میں جب حضرت عمر رض کے فرزند عبیداللہ کو ہرمزان و فیروز کے قتل کے الزام میں آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو آپ رض ہرمزان کے بیٹے القماذبان کو فرماتے ہیں یہ تمہارے باپ کا قاتل ہے۔ تمہیں اس پر پورا حق ہے جاؤ اور اس کو باپ کے بدلہ میں قتل کر دو۔ القماذبان حق پرستی کے اس مظاہرے پر عبیداللہ کو معاف کر دیتا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی جیب سے ہرمزان و دیگر مقتولین کا خون بہا ادا کرتے ہیں

رومی اپنی بحری طاقت پر بہت مغرور تھے اور اس کے بل پر وہ مصر اور شام کے ساحلوں پر منڈلاتے رہتے اور چھاپے بھی مارتے رہتے۔ جناب معاویہ رض نے اس کا حل یہ پیش کیا کہ رومیوں سے سطح سمندر پر ٹکر لی جائے۔ لیکن حضرت عثمان رض اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتے۔ آخر مسلسل اصرار پر اس شرط پر اجازت دیتے ہیں کہ کسی کو زبردستی شرکت پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور سب اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر جائیں۔ چنانچہ مسلمان ۲۲۰ کشتیوں کے بحری بیڑہ کے ساتھ جزیرہ قبرص پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کر لیا۔ دیگر کئی معرکوں میں بھی مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اس طرح رومیوں پر مسلمانوں کے بحری بیڑے نے دھاک بٹھا دی۔

آخری ایام میں جب باغی حضرت عثمان رض کے گھر کا محاصرہ کرتے ہیں۔ اور آپ کا باہر نکلنا تک بند کر دیتے ہیں۔ تو آثار یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہے تو حضرت عائشہ رض سعد بن ابی وقاص دیگر بڑے بڑے صحابہ رض آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ باغیوں کو تلوار کے زور سے مطیع کیا جائے مگر آپ رض نامنظور فرماتے ہیں۔ جب باغیوں کی تعداد تقریباً ۵۰۰ سو تک پہنچ جاتی ہے تو حضرت علی رض و دیگر صحابہ رض بار بار اذنِ جنگ مانگتے ہیں مگر آپ ہر بار انکار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ میں وہ پہلا خلیفہ نہیں بننا چاہتا۔ جو مسلمانوں کا خون مدینۃ النبی میں گرائے چنانچہ تمام لوگوں کو خون ریزی سے منع فرماتے ہیں۔ جب باغی محاصرے میں انتہائی سختی کرتے ہیں تو پھر آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ پوشیدہ طور پر مکے چلے جائیں۔ اور حرم میں پناہ لیں۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو شام چلے جائیں وہاں آپ محفوظ ہونگے اور باغیوں سے جنگ کریں۔ آپ رض نے فرمایا کہ میں یہ رواج نہیں ڈالنا چاہتا کہ خلیفہ اپنے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین کرے میں مکہ بھی نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ یہ لوگ میرا پیچھا کریں گے اور حرم میں خونریزی ہو گی اور شام بھی نہیں جاسکتا۔ کیونکہ میں دارالہجرت اور رسول ؐ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا۔ چنانچہ حضرت علی رض حضرت حسن رض اور حضرت حسین رض کو آپ کی حفاظت اور نگرانی پر مامور فرماتے ہیں اور باغی عقب سے آکر آپ کو شہید کر دیتے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون ؁

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں ایک صحابی رض نے دیکھا۔ کہ قبائل میں قرآن کا اختلاف بہت بڑھ گیا ہے اس نے سوچا کہ اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو تفرقہ انگیز نتائج رونما ہونگے۔ چنانچہ اس نے واپس آکر حضرت عثمان رض سے ذکر کیا۔ جب آپ نے صحابہ رض سے مشورہ کیا تو سب متفق ہو کر کہتے ہیں۔ کہ امت کو ایک قرآن پر جمع کرنا چاہیئے۔ اس وقت حضرت عثمان رض حضرت ام المومنین حفصہ رض کے گھر سے قرآن حکیم کا وہ نسخہ منگواتے ہیں۔ جو حضرت ابوبکر رض کے عہد میں لکھا گیا تھا اور چند اشخاص کا بورڈ مقرر کرتے ہیں کہ اس سے نقل کر کے قرآن حکیم کے نسخے تحریر کریں، اور حکم دیتے ہیں کہ جہاں کہیں اختلاف ہو۔ وہاں قریش کی زبان میں لکھیں۔ بعد ازیں یہ نسخے مملکت کے سب حصوں میں بھیج دیتے ہیں اور سابقہ نسخوں کے بارے میں حکم دیتے ہیں، کہ جہاں کہیں بھی ہوں محفوظ

کر دیے جائیں تاکہ کوئی اختلاف نہ رہے۔

آپ مسجد نبوی کی توسیع کراتے ہیں کیونکہ نمازیوں کی تعداد روز افزوں بڑھ رہی تھی۔ چنانچہ ملحقہ مکانات گرا دیئے اور ان کا معاوضہ اپنی جیب سے مالکوں کو دیکر مسجد نبوی کی توسیع فرماتے ہیں۔ نیز مسجد الحرام کی توسیع کرواتے ہیں۔ جب آپ نے ملحقہ مکانات خریدنا چاہے۔ تو مالکان نے انکار کر دیا۔ مگر آپ نے ان کو راضی کر لیا اور قیمت ادا کرکے خانہ کعبہ کی توسیع فرمائی۔

اسی طرح خیبر کی طرف سے مدینہ میں ہمیشہ سیلاب کا خطرہ بھی رہا کرتا تھا۔ آپ نے ایک بند تعمیر کروا دیا۔ جس سے سیلاب کا خطرہ ٹل گیا اور مدینۃ النبی محفوظ ہو گیا۔

آپ پڑھنے لکھنے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ حافظِ قرآن اور قرآن خوانی کے شیدائی تھے۔ چنانچہ شہادت کے وقت بھی تلاوت ہی فرما رہے تھے۔ اور آیہ مبارکہ صبغۃ اللہ ...... الخ وردِ زبان تھی۔ سبحان اللہ واقعی آپ اللہ کے رنگ میں رنگے گئے۔

اگرچہ آپ بڑے تاجر اور امیر کبیر تھے۔ مگر اپنی زندگی نہایت سادہ گزارتے۔ البتہ اپنے مال سے دوسروں کی خدمت بھی جی بھر کر فرمایا کرتے۔ بڑے سخی اور دریا دل تھے۔ خدا کی راہ میں دولت پانی کی طرح بہاتے تھے۔ اپنے عہد خلافت میں بیت المال سے ایک پائی تک بھی تنخواہ نہیں لی۔ آپ دین کے معاملہ میں کسی سے رعایت نہ کرتے تھے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کو تنگ نہیں کیا۔ ایک بار غلام کا کان مروڑا تو اسے بدلہ لینے پر مجبور کیا۔ لوگوں کے ناپسندیدہ اطوار کا محاسبہ کرتے اور غیر پسندیدہ افراد کو شہر بدر کر دیا کرتے۔ آپ ذاتی طور پر نہایت رحم دل اور نرم مزاج تھے۔ ساتھ ہی سادگی اور تواضع کے پیکر تھے۔ نوکر چاکر اور غلام کے باوجود اکثر کام خود کرتے اور رات کو وضو کے پانی کے لئے کسی ایک کو بھی نہ جگاتے۔ حالانکہ نوکر چاکر موجود ہوتے۔ دروازے پر کوئی صاحب تک بھی نہ ہوتا تھا۔ آپ کی حیا تو ضرب المثل ہے۔ غسل خانہ میں بھی تہبند باندھ کر نہاتے۔ آپؓ کے متعلق رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ عثمان رضؓ سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔

(ماخوذ از داستان اسلام)

"خدام الدین" خود پڑھیئے اور دوسروں کو پڑھایئے!

زکوٰۃ اور اس کی اہمیت

سلسلہ: قاری فیض الرحمٰن نائب خطیب مرکزی جامع مسجد حویلیاں ہزارہ

مذہب اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا درجہ ہے گویا وہ اسلام کا تیسرا رکن ہے

زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس مسلمان کے پاس ایک مقررہ مقدار میں مال و دولت ہو وہ ہر سال حساب لگا کر اپنی اس دولت کا چالیسواں حصہ غریبوں مسکینوں پر، یا نیکی کی دوسری مدوں میں خرچ کر دے۔

جو زکوٰۃ کے خرچ کے لئے اللہ و رسولؐ نے مقرر کی ہیں۔ (مصارف کا بیان فقہ کی کتابوں یا علماء سے پوچھ لیا جائے)

زکوٰۃ کی اہمیت

قرآن کریم میں جا بجا نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے آپ نے دوران تلاوت بیسوں جگہ پڑھا ہوگا

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور کئی جگہ مسلمانوں کی لازمی صفت یہ بیان کی گئی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ (یعنی وہ مسلمان نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے اور زکوٰۃ نہیں دیتے وہ اصلی مسلمان نہیں ہیں۔ کیونکہ اسلام کی جو باتیں اور جو صفتیں اصلی مسلمانوں میں ہونا چاہئیں وہ ان میں نہیں بہر حال نماز نہ پڑھنا اور زکوٰۃ نہ دینا قرآن کریم کی رُو سے مسلمانوں کی صفت نہیں ہے بلکہ کافروں اور مشرکوں کی صفت ہے۔ نماز کے بارہ میں سورۂ روم کی ایک آیت میں فرمایا گیا ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط (الروم ۴۶)

نماز قائم کرو (اور نماز چھوڑ کے) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اور زکوٰۃ نہ دینے کو مشرکوں اور کافروں کی صفت سورۂ فصلت کی اس آیت میں بتلایا گیا ہے

وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کَافِرُوْنَ ط (فصلت ۱۶)

ترجمہ! ان مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے اور ان کا انجام بہت بُرا ہونے والا ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت کے منکر اور کافر ہیں۔

زکوٰۃ نہ دینے کا دردناک عذاب

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا جو بُرا انجام قیامت میں ہونے والا ہے اور جو سزا ان کو ملنے والی ہے وہ اتنی سخت ہے کہ اس کے سننے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل لرز اٹھتے ہیں۔ سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا:-

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۝

(سورۃ توبہ ۵۶)

ترجمہ! اور جو لوگ سونا چاندی (مال و دولت) جوڑ کے رکھتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی ان پر جو زکوٰۃ وغیرہ فرض ہے اس کو ادا نہیں کرتے) اے رسولؐ! تم انہیں سخت دردناک عذاب کی خبر سنا دو، جس دن کہ تپایا جائے گا ان کی اس دولت کو دوزخ کی آگ میں، پھر داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور پیٹھیں (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ مال و دولت جس کو تم نے جوڑا تھا اپنے واسطے پس مزہ چکھو اپنی جوڑی ہوئی دولت کا

اس آیت کے مضمون کی کچھ تفصیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمائی ہے ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

"جس شخص کے پاس سونا چاندی (مال و دولت) ہو، اور وہ اس کا حق ادا نہ کرے

یعنی زکوٰۃ وغیرہ نہ دیتا ہو، تو قیامت کے دن اس کے واسطے آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں اور زیادہ گرم کرکے ان سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پشت کو داغا جائے گا اور اس طرح بار بار ان تختیوں کو دوزخ کی آگ پر تپا کر اس شخص کو داغا جاتا رہے گا اور قیامت کی پوری مدت میں اس عذاب کا سلسلہ جاری رہے گا اور وہ مدت پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ (تو گویا پچاس ہزار سال تک اس کو یہ سخت دردناک عذاب ہوتا رہے گا)"

بعض دوسری حدیثوں میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے اس کے علاوہ اور دوسرے قسم کے سخت عذابوں کا بھی ذکر آیا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے عذاب سے بچائیں آمین۔

اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو خوش حال اور مالدار کیا ہے وہ اگر زکوٰۃ نہ دیں اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق اس کی راہ میں خرچ نہ کریں تو بلاشبہ وہ بڑے ہی ناشکرے اور ظالم ہیں اور ان کو قیامت میں جو سزا بھی دی جائے بجا ہے اور پھر یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ زکوٰۃ وصدقات سے دراصل اپنے ہی غریب اور ضرورت مند بھائیوں کی خدمت ہوتی ہے تو زکوٰۃ نہ دینا اور صدقات سے پرہیز کرنا دراصل اپنے ان غریب اور مجبور بھائیوں پر ظلم کرنا اور ان کا حق مارنا ہے سوچنے کا مقام ہے کہ آپ کے پاس جو مال ودولت ہے وہ سب اللہ تعالےٰ ہی کا تو دیا ہوا ہے اور ہم خود بھی اسی کے بندے اور اسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں، پس اگر وہ ہم سے ہمارا سارا مال بھی طلب کرے بلکہ جان دینے کو بھی کہے تو ہمارا فرض ہے کہ بلا چون وچرا سب کچھ دے دیں اور اس وقت کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں

دل ہو کہ جان تجھ سے کیونکر عزیز رکھیئے
دل ہے سو چیز تیری جان ہے سو مال تیرا

یہ تو اس کا بڑا کرم ہے کہ اپنے دیئے ہوئے مال میں سے صرف چالیسواں حصہ نکالنے کا اس نے حکم دیا ہے یاد رکھو زکوٰۃ نہ دینا ظلم اور کفرانِ نعمت ہے۔

زکوٰۃ کا ثواب

پھر خدائے برتر کا دوسرا بڑا کرم یہ ہے کہ اس نے زکوٰۃ اور صدقہ کا بہت بڑا ثواب مقرر کیا ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ یا صدقہ دینے والا بندہ جو کچھ دیتا ہے اللہ تعالےٰ ہی کے دیئے ہوئے مال میں سے دیتا ہے، اس لئے اگر اللہ پاک اس پر کوئی ثواب نہ دیتے تو بالکل حق تھا۔ مگر یہ اس کا کرم ہی کرم ہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال سے ہم جو کچھ اس کے حکم سے زکوٰۃ یا صدقہ کے طور پر اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس پر بڑے بڑے ثوابوں کا وعدہ فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الخ سورہ بقرہ ۲۶۲)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کے اس خرچ کرنے کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے پودا اُگے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں ۱۰۰ سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے وہ بڑی وسعت والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر نہ وہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں، ان کے واسطے ان کے رب کے پاس بڑا ثواب ہے اور انہیں قیامت میں کوئی خوف وخطر نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ـــــ

اس آیت میں زکوٰۃ دینے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے تین وعدے فرمائے گئے ہیں جتنا وہ خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان کو سینکڑوں گنا زیادہ دیگا۔

(۲) ان کو بڑا اجر وثواب ملے گا اور بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی

(۳) تیسرے یہ کہ قیامت کے دن اُن کو کوئی خوف وخطر اور کوئی رنج وغم نہ ہوگا سبحان اللہ!

بھائیو! صحابہؓ کرام کو اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں پر پورا پورا یقین تھا اس لئے اُن کا یہ حال تھا کہ جب راہِ خدا میں صدقہ کرنے کی فضیلت وثواب کی آیتیں حضورؐ پر نازل ہوئیں اور انہوں نے حضورؐ سے ان کا بیان سنا، تو ان میں سے جو غریب تھے اور جن کے پاس صدقہ کرنے کے لئے پیسہ بھی نہ تھا وہ، کرنے کے ارادہ سے مزدوری کے لئے اپنے گھروں سے نکل پڑے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ لاد کر انہوں نے پیسے کمائے اور راہِ خدا میں صدقہ کئے

زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک حدیث درج کی جاتی ہے :۔

ریاض الصالحین مثلاً بحوالہ بخاری ومسلم)

آپؐ نے فرمایا تین باتیں ہیں جس شخص نے ان کو اختیار کرلیا اس نے ایمان کا مزہ پالیا، ایک یہ کہ صرف اللہ کی عبادت کرے اور دوسرے یہ کہ لا الٰہ الا اللہ پر اس کا سچا ایمان اور اعتقاد ہو اور تیسرے یہ کہ ہر سال دل کی پوری خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے (جس کو یہ تینوں باتیں حاصل ہوجائیں گی اس کو ایمان کی لذت اور چاشنی حاصل ہوجائے گی)" اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایمان کا ذائقہ اور اس کی لذت نصیب فرمائے۔ آمین۔

زکوٰۃ وصدقات کے بعض دنیوی فائدے

جو انعام واکرام آخرت میں ملیں گے ان کے علاوہ اس دنیوی زندگی میں بھی بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مومن کا دل مطمئن رہتا ہے۔ غریبوں کو اس پر حسد نہیں ہوتا بلکہ وہ اس کی بہتری چاہتے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں عام دنیا کی نظروں میں بھی ایسے شخص کی بڑی وقعت ہوتی ہے اور اسے سب لوگوں کی محبت وہمدردی ..... حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے مال میں بڑی برکتیں دیتے ہیں

ایک حدیث میں ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ اے فرزند آدم! تو میرے محتاج بندوں پر میرا دیا ہوا مال خرچ کیے جا میں تجھ کو برابر دیتا رہوں گا

دوسری حدیث میں فرمایا۔

"میں اس پر قسم کھا سکتا ہوں کہ صدقہ کرنے کی وجہ سے یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے کوئی شخص غریب اور مفلس نہیں ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر حقیقی ایمان ویقین نصیب فرمائے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے ـــــ

(درس حدیث)

برکاتِ جمعۃ المبارک

مرتبہ:- قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب

خداوند قدوس نے جس طرح دنوں اور وقتوں کی ظاہری تاثیرات رکھی ہیں۔ اسی طرح دنوں اور وقتوں کی باطنی تاثیرات بھی ہیں۔ جس طرح ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ جون اور جولائی میں سخت گرمی اور دسمبر اور جنوری میں سخت سردی ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان میں رب العالمین کی عنایات بے پایاں کا ورود اور نزول ہوتا ہے۔ یہی حال دنوں اور اوقات کا ہے اسی سلسلہ میں مسلمانوں کے لئے جمعہ جو متبرک قرار دیا گیا ہے۔ اس کی چند روحانی برکات درج ہیں —

تبشیری پہلو

دربارِ نبوت کی عمومی جلوہ ریزی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم مجھ پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھا کرو۔ اس لئے کہ — تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے اور میں اس کو سنکر تم کو اس کا جواب دیتا ہوں۔"

ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن دربارِ نبوت کا عام دربار ہوتا ہے۔ جس کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود پڑھتا ہے وہ حضور انور کے پیش ہوتا ہے اور پھر حضور اس کا جواب عطا فرماتے ہیں اور ویسے بھی تو ایک ارشاد میں فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"جو مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔" اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم ناسوت میں بشری حیثیت سے سوموار کو تشریف لائے مگر حسب تصریح شاہ عبدالحق محدث دہلوی آپ شکم مادر میں شب جمعہ کو نور افروز ہوئے تھے جو آپ کی تخلیق بدنی کی ابتدا ہے اس لئے اس دن کو درود شریف پڑھنے کی زیادہ تاکید فرمائی اور اس کی برکات کو زیادہ فرمایا۔

۲۔ سورۂ کہف کی تلاوت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سورۂ کہف کی تلاوت کا حکم فرمایا اور اس کی برکت یہ فرمائی کہ۔

(الف) ایسے آدمی کو نور ہدایت عطا ہوتا ہے اور وہ دوسرے جمعہ تک نیکی کی طرف مائل ہی رہتا ہے۔

(ب) دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(ج) عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

(ترجمہ احادیث)

چونکہ اس سورت میں ان پاکیزہ نوجوانوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے مشرک قوم سے علیحدگی اختیار کر کے ایک غار میں پناہ لے لی تھی۔ اس لئے اس کو تلاوت کرنے والا تمام فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ جس طرح ان نوجوانوں کو خداوند قدوس نے یہ سمجھ عطا فرمادی کہ اس مشرکانہ ماحول سے علیحدہ ہو جانا ضروری ہے۔ اسی طرح یہ سورت تلاوت کرنے والا رشد و ہدایت کی طرف رجوع کریگا اور خداوند قدوس اس کو تمام فتنوں سے جن میں دجّال کا عظیم فتنہ بھی ہے پناہ میں رکھے گا

اصحاف کہف نے غار کی خطرناک زندگی کو اس کفر و شرک کے ماحول پر ترجیح دی مگر خداوند قدوس نے تین سو ۹ سال گزرنے پر بھی ان کے بدنوں کو ہر قسم کے ضرر اور تکلیف سے محفوظ رکھا اور وہ آج تک محفوظ ہیں اسی طرح اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کو امید رکھنی چاہیئے کہ خداوند قدوس اس کو بھی عذاب قبر اور مصائب قبر سے محفوظ رکھیں گے

مشہور محدّث و مفسّر علامہ ابن دقیق العید مصری نے کہا ہے۔

جب سنہ ۷۸۰ھ کو مصر کے مشہور عالم محمد بن علی بن وھب بن مطیع المنفلوطی کا انتقال ہوا تو کچھ دنوں بعد وہ مجھے خواب میں آئے میں نے ان سے پوچھا بتایئے کیسے گزری"؟ انہوں نے فرمایا کہ:-

جب تم لوگ مجھے قبر میں رکھ کر چلے گئے تو ایک کتا بھیڑیئے کی طرح خطرناک شکل میں مجھ پر حملہ آور ہوا میں اس سے سخت ڈر گیا کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آیا اور اس نے اس کتے کو مجھ سے ہٹایا اور خود میرے پاس بیٹھ کر مجھے سکون اور اطمینان دلانے لگا میں نے اس سے پوچھا "آپ کون ہیں؟

اس نے کہا کہ میں سورہ کہف کا ثواب ہوں جو تو ہر جمعہ کو پڑھا کرتا تھا۔

اس واقعہ کو شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے نقل فرمایا (الدرر الکامنہ جلد ۴ صفحہ ۹۵)

صلوٰۃ التسبیح

(گناہوں کی مغفرت عظیم) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں کیا تجھے بخشش نہ دوں کیا میں تجھے وہ دس کلمات نہ بتاؤں جو تو نے اگر پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے، پچھلے، نئے، پرانے نادانستہ، دانستہ چھوٹے، بڑے، پوشیدہ اور ظاہر ہر قسم کے گناہ بخش دے گا" پھر اس کا طریقہ بتایا (جو نیچے درج ہے)

اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر طاقت ہو تو روزانہ پڑھا کر ورنہ ہر جمعہ کو پڑھا کر نہیں تو ہر سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کر اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھ لے

(ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ متعارف اور مشہور ہے۔ یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ کم از کم ہر جمعہ کو اذان جمعہ سے پہلے چہار رکعت نماز صلوٰۃ التسبیح مندرجہ ذیل طریقہ سے پڑھی جائے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پندرہ دفعہ پڑھے اور پھر رکوع میں جانے سے پہلے دس دفعہ، رکوع میں تسبیحات رکوع کے بعد دس دفعہ، رکوع سے اُٹھ کر تسمیع و تحمید کے بعد دس دفعہ، پہلے سجدہ میں تسبیحات سجدہ کے بعد دس دفعہ، پہلے سجدہ سے اٹھتے ہوئے دس دفعہ پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔ یعنی ایک رکعت میں ۷۵ دفعہ تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر ہو جائے گی اور پوری نماز میں اس اعتبار سے تین سو دفعہ ہو جائے گی۔ جبکہ ایک تسبیح حسب ارشاد سلیمان علیہ السلام ملک سلیمانی سے بہتر ہے۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں حضرت سلیمانؑ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے لتسبیحۃ واحدۃ خیر مما اوتی آل داؤد (ع) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

انسانی کلاموں سے افضل کلام چار جملے ہیں سبحان اللہ، والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر — اور اس کی وجہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ

بقیہ برکات جمعۃ المبارک

"تسبیح وتحمید اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لئے پسند فرمائی ہے"

تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس زیادہ کیا کرو اور ان کو گننے کے لئے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے کام لو — یہ انگلیاں (اور ان کے بند) قیامت کے دن پوچھے جائیں گے اور تم غافل نہ رہو ورنہ رحمت خداوندی سے بھلا دیئے جاؤ گے۔ (ترمذی)

تنذیری پہلو

چونکہ قیامت بھی جمعہ کو ہوگی اس لئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

تمام مقربین بارگاہ الوہیت فرشتے، زمین و آسمان، ہوائیں، دریا، اور پہاڑ جمعہ کے دن زیادہ ڈرتے ہیں (اس خوف سے کہ شاید یہی جمعہ قیامت والا ہو)

ایسے خطرناک اور وحشت ناک وقت میں جبکہ جلال خداوندی اور غضب رب کریم کے ظہور کا امکان ہو۔ اس وقت بھی عذاب الٰہی سے بچانے والی تسبیح اور تہلیل ہی ہے قرآن حکیم میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا

فلولا کان من المسبحین للبث
فی بطنہ الی یوم یبعثون ٥

ترجمہ ! اگر حضرت یونس (علیہ السلام) تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک ٹھہرتے

دوسری جگہ اس تسبیح کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

وذالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادیٰ فی الظلمٰت ان لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین "

اس لئے عذاب الٰہی اور غضب کریم سے محفوظ رہنے کے لئے جمعہ کے دن خصوصی طور پر تسبیح زیادہ پڑھے جس کا کافی حصہ صلوٰۃ التسبیح میں ہے۔ (واللہ الموفق)

نقد و نظر

: مشتاق حسین بخاری

کتاب :۔ ذکر وفات منظوم پنجابی شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف :۔ حافظ نواب شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد گاکھڑہ کلاں ضلع گجرات

ناشر :۔ مولوی امام دین و حافظ محمد یامین دکاندار موضع بھاکڑ انوالی ڈاکخانہ مرالی والا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

صفحات :۔ ۴۸ قیمت ۵۰ پیسے

حضرت نور اللہ مرقدہٗ کی وفات پر متعدد شعراء نے اپنے جذبات کو منظوم طور پر پیش کیا تاریخ گو حضرات نے تاریخیں لکھیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ دراصل حضرت اقدس کی ذات مبارک ہی ایسی ہے کہ ان کے عقیدت مند تا عمر انہیں محو نہیں کر سکتے۔ حافظ صاحب موصوف نے اپنے جذبات کا اظہار پنجابی زبان میں کیا ہے۔ حضرتؒ کے تاریخی واقعاتِ رحلت کو بالتفصیل پنجابی میں نظم کیا ہے۔ پنجابی زبان میں شوق رکھنے والے حضرات اسے یقیناً پسند فرمائیں گے۔ یہ رسالہ ہمارے شعبۂ تالیف سے بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (شیخ عبدالحمید)

دنیوی زندگی اُخروی زندگی کے مُقابلے میں بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے

میاں غلام حسین... قلعہ گوجر سنگھ... لاہور

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٥ (پ الانعام آیت ۳۲)

ترجمہ! اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگار رہے کیا تم نہیں سمجھتے۔

یہ فانی اور مکدّر زندگی حیات آخرت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ دنیا کی زندگی کے انہی لمحات کو زندگی کہا جا سکتا ہے جو آخرت کی زندگی کے درست کرنے میں خرچ کئے جائیں۔ بقیہ تمام اوقات جو آخرت کی فکر اور تیاری سے خالی ہوں ایک عاقبت اندیش کے نزدیک لہو ولعب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے سمجھدار لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا اصلی گھر دار آخرت ہے اور حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہی ہے اور دنیا کی زندگی میں وہ آخری دم تک اسی کی اصلاح اور درستی میں کوشاں رہتے ہیں۔ حیات آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہی ہے۔ جس طرح سمندر کے مقابلہ میں قطرہ سمندر کے مقابلہ میں قطرہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں اتنی بھی حقیقت نہیں ہے۔ عقلمند وہ ہے جو باقی کو فانی پر مقدم رکھے۔

دنیا میں روزمرہ کے مشاہدات اور شب وروز کے تجربات اس بات پر شاہد ہیں کہ اس دنیا کی کسی چیز میں بقاء وثبات نہیں ہے ہر چیز فانی ہے اور آنی جانی ہے۔ موت ہر وقت منہ پھاڑے اور دانت نکالے سامنے کھڑی ہے زندگی بس گنے چنے چند آنے جانے سانسوں کا نام ہے لہٰذا اس انسان سے بڑھ کر کون نادان و خاسر اور زیاں کار ہوگا جو اپنی زندگی جیسی بے بہا دولت اور اپنی ساری قوت، صحت، طاقت اور مال و ثروت ایسے چل چلاؤ والے ناپائیدار مقاصد و مشاغل میں صرف کر دے جن کا حصول اس غیر یقینی زندگی میں یقینی نہیں ہے اور اگر حاصل ہو بھی جائیں تو ان کا بقاء یقینی نہیں۔ ہماری بے فکری بے حیائی اور بے حسّی کی ذہنیت کچھ ایسی ہی ہے کہ جس طرح کسی شخص کو پھانسی کا حکم ہو چکا ہو۔ لیکن تاریخ اور وقت ابھی مقرر نہ ہوا ہو اور وہ اسی مہلت کو غنیمت جان کر کھانے پینے اور عیاشی کرنے میں مشغول ہو جائے۔ ہماری زندگی کی میعاد مقرر ہے اور موت کا وقت بھی متعیّن ہے ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا لیکن ہمیں اس کا علم نہیں۔ ہماری یہ لاعلمی موت کو فراموش کرا دیتی ہے

خلیفہ ہارون الرشید کے بیٹے سے اس کے آخری وقت میں کسی نے وصیت کی درخواست کی تو اس نے جواب دیا کہ اے میرے دوست دنیا کی نعمتوں پر مغرور نہ ہو یہ نعمتیں زائل ہو جائیں گی اور عمر ختم ہو جائے گی۔ جب تو کسی جنازے کو اٹھا کر قبرستان میں لے جائے تو یہ یقین کر لے کہ اس کے بعد تو بھی جلد یا بدیر اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ ہم اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ کبھی یقین نہیں آتا کہ ہم بھی اسی طرح کسی نہ کسی دن اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔ اگر یقین ہو جائے تو پھر ناممکن ہے کہ انسان اس سفر کے لئے زادِ راہ کی تیاری میں مصروف نہ ہو

اس دنیا میں جینے کا کچھ مقصد بھی ہے

اس دنیا میں انسان کے جینے کا کچھ مقصد بھی ہے اس سوال کو گم کر دینے سے خود انسانیت ہی گم ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کی دعوت کا اصل مقصد معادیات یا آخرت کی ابدی زندگی کا بناؤ بگاڑ ہے لیکن آخرت کا رستہ چونکہ دنیا میں سے ہو کر جاتا ہے اس لئے بقدر ضرورت انسان کو ایسی ہدایات کا دینا بھی ضروری تھا کہ منزل کھوٹی ہوئے بغیر جہاں تک ہو سکے امن و راحت کے ساتھ سفر طے ہو جائے۔ آدمی کو چاہیئے کہ دنیا کی چند روزہ زندگی سے حیات آخرت کی زیادہ فکر کرے۔ کیونکہ اصل زندگی وہی ہے دنیا کے کھیل تماشے میں غرق ہو کر عاقبت کو نہ بھول جائے بلکہ یہاں رہ کر سفر آخرت کے لئے تیاری کرے۔ دنیا کی زندگی بھلی یا بُری ختم ہو ہی جائے گی اس کے بعد جو زندگی شروع ہوگی وہ ابدی ہوگی اور ختم ہی نہیں ہوگی۔ عقلمند وہ ہے جو یہاں رہتے ہوئے اس کی درستی کی فکر کرے ورنہ ہمیشہ تکلیف میں رہنا پڑے گا۔

اللہ تعالےٰ نے موت وحیات کا سلسلہ ہی اسی لئے قائم کیا تھا کہ تمہارے اعمال کی جانچ کرے کہ کون بُرے کام کرتا ہے اور کون اچھے۔ فرض کرو اگر دنیا کی زندگی نہ ہوتی تو عمل کون کرتا اور موت نہ آتی تو لوگ مبداء ومنتہا سے غافل اور بے فکر ہو کر عمل چھوڑ بیٹھتے اور دوبارہ زندہ نہ کئے جاتے تو بھلے بُرے کا بدلہ کہاں ملتا۔ مستقل زندگی کا یقین ہو تو پھر اس کے مقابلے میں اس فانی زندگی کے تھوڑے بہت سانسوں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ جن لوگوں کی نظر میں اس زندگی کا کوئی مقصد نہیں اور وہ انبیائی دین سے روگرداں ہیں اور انہوں نے خدا کے آخری پیغام میں بتائے ہوئے انسانی زندگی کے تصوّر کو قبول نہیں کیا وہ اپنی زندگی کو بے معنی اور بے مآل سمجھ کر حیوانی معاشیات اور سیاسیات کی وادیوں میں بھٹک بھٹک کر رہ جاتے ہیں وہ عیش وعشرت اور کھا پی کر مر جانے کے سوا اور کچھ سوچ ہی نہیں سکتے۔ دنیا میں سارے شور و شر اور فتنہ و فساد کا سبب ہی یہی ہے کہ وسائل کو وسائل کے درجے سے ہٹا کر مقاصد کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس دنیا میں جینے کا مقصد ہی بھول گئے ہیں۔ دنیا میں آنے اور رہنے کا اصل مقصد اللہ تعالےٰ نے خود ہی بیان فرما دیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ترجمہ! میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔

بندگی کا حکم ہمیں اس لئے دیا گیا ہے کہ

ہم اللہ تعالےٰ کی شہنشاہی اور عظمت وکبریائی کا قولاً وفعلاً اعتراف کرکے اس کے خصوصی الطاف ومراحم کے مورد ومستحق بن سکیں ورنہ اللہ تعالےٰ کو ہماری بندگی کی کیا ضرورت ہے اس میں ہمارا ہی نفع ہے۔

یہ مادی زندگی ابدی حیات کا ایک مسافر خانہ ہے۔ مسافر مسافر ہی ہے خواہ تھرڈ کلاس کے مسافر خانہ میں ہو۔ جی منزل میں ہی دھرا ہوتا ہے اور خواہ فسٹ کلاس سیکنڈ کلاس کے مسافر خانہ میں بیٹھا ہو۔ جب بھی منزل کی گھڑیاں گنتا رہتا ہے۔ غنی ہے تو بھی مسافر، فقیر ہے تو بھی مسافر، حاکم ہے تو بھی مسافر، محکوم ہے تو بھی مسافر، سرائے کے ساتھ وطن کا، راستے کے ساتھ منزل کا یا وسیلہ کے ساتھ مقصد کا برتاؤ کرنے میں اپنی جان ومال اور جسمانی توانائیوں کو وہی رائگاں کرے گا۔ جس کے دماغ میں خلل ہوگا —— سرائے یا مسافر خانے میں جھاڑ اور فانوس لگانا اور اس کو سجانے میں اپنی کمائی ضائع کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے

(باقی آئندہ)

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم محلہ امام باڑہ راولپنڈی

جلسہ سالانہ

مدرسہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی کا سالانہ جلسہ جامع مسجد قاضی نظام الدین محلہ امام باڑہ راولپنڈی میں مورخہ ۲۱-۲۲ مارچ بروز ہفتہ و اتوار بعد از نماز عشاء نہایت شان وشوکت سے منعقد ہو رہا ہے جلسہ میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ سید المبلغین حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشی نقشبندی، خطیب اسلام حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب لاہور اور ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر خدام الدین تقاریر فرمائیں گے۔

(صاحبزادہ مولانا) سید چراغدین شاہ ہزاروی خطیب ومہتمم مدرسہ حنفیہ انوار العلوم جامع مسجد قاضی نظام الدین محلہ امام باڑہ راولپنڈی

بقیہ مجلس ذکر صد سے آگے

تشنیع کرتے ہیں اور ان کی شان میں گستاخیاں کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں)

مذکورہ بالا پندرہ علامات بیان کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ تمام علامات ظہور میں آجائیں تو پھر ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو یعنی تیز وتند سرخ آندھی کا، زلزلہ کا، اور زمین میں دھنس جانے کا، صورتیں مسخ وتبدیل ہو جانے کا اور پتھروں کے برسنے کا اور ان پے در پے نشانیوں کا جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی۔ گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔

میں نے مختصر سے وقت میں قیامت کی یہ علامات عرض کر دی ہیں۔ اذان ہوئے کافی وقت ہو چکا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو غلط کاموں سے محفوظ رکھے۔ اپنے ایمان اور عقائد کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنا ذکر کرنے اور اخلاص سے عبادت کرنے کی لگن نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان کامل پر کرے

برادران اسلام!

آج کل کا ماحول سخت خراب ہے ہمیں اپنے عقائد واعمال کی درستگی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خضوع وخشوع سے نماز ادا کرنی چاہیئے اور نیک اعمال کثرت سے کرنے چاہئیں اور ہر حال میں اللہ کے دروازے پر جھکے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ قرب قیامت کی نشانیاں تقریباً ظہور میں آچکی ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

خدام الدین کا تازہ پرچہ

۱- سکھوارائیں روڈ —— گاؤں لاکھا - حاجی احمد صاحب
۲- نصیر الدین سائب بنوں ایجنسی - لیہ رود
۳- غلام ظہیر نیوز ایجنٹ ماموں والی خیر پور
(۴) چوہدری منظور احمد نیوز ایجنٹ تاندلیانوالہ

نقد ونظر

مشتاق حسین بخاری

نام کتاب: WHAT IS ISLAM
ترجمہ:- اسلام کا مفہوم کیا ہے؟
نام مصنف:- جناب محمد ایوب خاں صاحب
صفحات: ۱۰۸ قیمت ایک روپیہ صرف

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے انگریزی زبان میں متعدد اسلامی احکامات ومسائل پر کتاب وسنت کی روشنی میں دلائل دیئے ہیں "اسلام کا مجموعی مفہوم" مقاصد اسلام، اسلام کا معاشرتی پہلو، اسلام کا نظریۂ جہاد، اسلام کی معیشت، اور اسلام میں سیاست وغیرہم موضوعات پر مضامین لکھے ہیں لیکن ایسے موضوعات پر تو فرداً فرداً ایک ایک مستقل کتاب ہو سکتی ہے تاہم مصنف موصوف کا جذبہ قابل قدر ہے۔ معلوم ہوتا ہے اور جیسا کہ ان کے ہمارے نام خط سے بھی ظاہر ہے کہ مصنف کے زیادہ تر مخاطب غیر مسلم ہیں اسی لئے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ غیر مسلموں کو یہ کتاب بلا قیمت پیش کی جائے گی اللہ تعالےٰ مصنف کو اس کاوش پر جزائے خیر دے اور وہ اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہوں (ملنے کا پتہ) جناب محمد مسعود احسن صاحب ڈاکخانہ ملحال مغلاں ضلع جہلم

سرائے مغل میں

"جامعہ حمیدیہ" کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا

"جامعہ حمیدیہ" اپنی نوعیت کی واحد درسگاہ ہو گی جس میں مروجہ تعلیمی نصاب کے علاوہ دینی تعلیم وتربیت پر زیادہ زور دیا جائیگا۔ مولانا محمد اکرم اور جناب محمد اسلم صاحب سلطان فونڈری والوں کی دعوت پر اس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اور حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ نے ۲ر مارچ کو رکھا۔ مفصل روداد آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:- اداریہ

مسئلہ کشمیر دوبارہ سلامتی کونسل میں

پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر دوبارہ بحث کے لئے ایک ہفتہ کے اندر سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر بھارت نے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا تو پھر بھی وزیر خارجہ پاکستان اپنی بحث کو جاری رکھیں گے اور سلامتی کونسل سے مطالبہ کریں گے کہ بحث کو کسی نتیجہ پر پہنچایا جائے

جہاں تک بھارت کا تعلق ہے وہ تو یقیناً اس بات کو پسند نہیں کر سکتا کہ مسئلہ دوبارہ زیر غور آئے لیکن اس سلسلے میں امریکہ پر بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اب امریکہ کی خواہش کوئی راز بھی نہیں رہی سب پر روشن ہے کہ وہ معاملہ کو طول دے کر مسئلہ کو کھٹائی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ نہ صرف مسئلہ کو سلامتی کونسل سے باہر حل کیا جائے بلکہ رائے شماری کے علاوہ اس کا کوئی دوسرا حل تلاش کیا جائے۔ گزشتہ اجلاس میں اگرچہ برطانیہ اور امریکہ نے پاکستانی موقف کی زبانی حمایت کی ہے مگر ان کی کوشش یہی معلوم ہوتی ہے کہ کونسل کو کشمیر کے متعلق کوئی باضابطہ قرارداد منظور نہ کرنا پڑے۔ امریکہ کی پالیسی ابتداء ہی سے گومگو کی رہی ہے۔ وہ پاکستان کو دھوکہ میں رکھ کر اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے اور ہندوستان کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ نیز پاکستان کو پہلے ہی اس پر اعتبار کر کے کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب پاکستان کو سلامتی کونسل سے پر زور مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض سے پہلو تہی نہ کرے اور کشمیر پر کوئی قطعی اور مثبت قرارداد منظور کرے اگر اس مرحلہ پر بھی جبکہ مقبوضہ کشمیر میں حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں سلامتی کونسل نے کوئی مناسب عملی اقدام نہ کیا تو آئندہ بھی اس پر کوئی توقع رکھنا بے معنی ہے

پاکستان کو سلامتی کونسل سے صاف صاف کہہ دینا چاہیئے کہ وہ کشمیری عوام کو بھارتی فوج اور انتہاپسند ہندوؤں کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اگر یہ مسئلہ پر امن ذرائع اور سلامتی کونسل کے فیصلوں کی روشنی میں حل کیا جائے تو بہتر ورنہ پاکستان کو یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے صدر ایوب کے الفاظ میں دوسرے ذرائع اختیار کرنے ہوں گے۔

نتیجہ دورہ تفسیر

مدرسہ قاسم العلوم انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

۱-	جناب مولوی احمد عبدالرحمٰن صاحب صدیقی نوشہرہ ضلع پشاور فاضل دار العلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک	نمبر ۱۰۰
۲- ،،	،، عبدالرزاق صاحب چارسدہ ضلع پشاور فاضل جامع اشرفیہ لاہور	نمبر ۹۹
۳- ،،	،، تاج محمد صاحب تترخیل ضلع بنوں فاضل قاسم العلوم	۹۵
۴	جناب مولوی سید رسول صاحب چارسدہ ضلع پشاور	۹۵
۵- ،،	،، ،، عبدالغفور صاحب ہزاروی	۹۰
۶- ،،	،، ،، المتوکل علی اللہ صاحب پشاوری	۸۵
۷- ،،	،، ،، سید محالم شاہ صاحب ہزاروی	۸۴
۸- ،،	،، ،، غلام محمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں	۸۰
۹ ،،	،، ،، عبدالحق صاحب دیروی	۸۰
۱۰ ،،	،، ،، محمد لقمان صاحب لائلپوری	۷۵
۱۱ ،،	،، ،، سراج الدین صاحب مردانی	۷۰
۱۲ ،،	،، ،، محمد ہارون صاحب ہزاروی	۷۰
۱۳ ،،	،، ،، محمد ابراہیم صاحب قندھاری	۷۰
۱۴ ،،	،، ،، سعید احمد صاحب چشتوی	۶۰
۱۵ ،،	،، ،، محمد عظیم صاحب کشمیری	۵۰
۱۶ ،،	،، ،، عبدالنذیر صاحب ہزاروی	۵۰
۱۷ ،،	،، ،، قادر بخش صاحب مظفر گڑھی	۵۰
۱۸ ،،	،، ،، غلام نبی صاحب مظفر آبادی	۵۰
۱۹ ،،	،، ،، عبدالحفیظ ،، ،،	۵۰
۲۰ ،،	،، ،، محمد اسحٰق صاحب کیمبلپوری	۵۰
۲۱ ،،	،، ،، احمد دین صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں	۵۰
۲۲ ،،	،، ،، عبداللطیف صاحب ہزاروی	۴۵
۲۳ ،،	،، ،، اسعد ربانی صاحب لائلپوری	۴۵
۲۴ ،،	،، ،، غلام مصطفٰے صاحب بہاولنگری	۴۵
۲۵ ،،	،، ،، حبیب الرحمٰن صاحب مظفر آبادی	۴۵
۲۶ ،،	،، ،، احمد خاں صاحب وزیرستانی	۴۵
۲۷ ،،	،، ،، فضل الرحمٰن صاحب ہزاروی	۴۵
۲۸ ،،	،، ،، فقیر محمد صاحب ،،	۴۵
۲۹ ،،	،، ،، عصمت اللہ خالد سندھی	۴۰
۳۰ ،،	،، ،، عبدالجلیل صاحب نورستانی	۴۰
۳۱ ،،	،، ،، عزیز گل صاحب پشاوری	۴۰
۳۲ ،،	،، ،، عبدالرحمٰن صاحب کشمیری	۴۰
۳۳ ،،	،، ،، حکیم اللہ صاحب سواتی	۴۰
۳۴ ،،	،، ،، قاری حبیب اللہ قصوری	۴۰
۳۵ ،،	،، ،، محمد شریف صاحب قصوری	۴۰
۳۶ ،،	،، ،، عبدالرحیم صاحب مشہد ایرانی	۴۰
۳۷ ،،	،، ،، جمیل احمد صاحب ڈیروی	۴۰
۳۸ ،،	،، ،، احمد خاں صاحب بنوری	۴۰
۳۹ ،،	،، ،، شہزاد نور صاحب دیردی	۴۰
۴۰ ،،	،، ،، عبدالمجید ،، شیخوپوری	۴۰
۴۱ ،،	،، ،، نور محمد صاحب کشمیری	۴۰
۴۲ ،،	،، ،، محمد سمیع اللہ چترالی	۴۰

"المنبر" پر پابندی

صوبائی حکومت نے اخبارات و مطبوعات کے آرڈی ننس کی دفعہ ۲۷ کے تحت ہفت روزہ "المنبر" لائلپور کی اشاعت پر آئندہ چھ ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے۔

صوبائی حکومت کی طرف سے مولانا عبدالرحیم اشرف مدیر و طابع ہفت روزہ المنبر کا ڈیکلریشن چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے صوبائی حکومت نے یہ کارروائی اخبارات و مطبوعات کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۲۷ کے تحت کی ہے۔ مذکورہ حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ ہفتہ وار المنبر کی اشاعت مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۳ء میں ایک مضمون "سعود و ناصر کشمکش" شائع ہوا تھا جس کی اشاعت پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے دوستانہ تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے

اس سلسلہ میں صوبائی حکومت نے مدیر "المنبر" مولانا عبدالرحیم اشرف کے نام ۲۵ نومبر ۱۹۶۳ء کو اظہار وجوہ کا ایک نوٹس جاری کیا تھا جس کے جواب میں مدیر "المنبر" نے اپنے مؤقف کی وضاحت کر دی تھی لیکن صوبائی حکومت کے نزدیک یہ جواب غیر اطمینان بخش تھا۔

خدام الدین کی شروع ہی سے یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں صدر ناصر کے سیاسی اقدامات کا پوری طرح مؤید ہے ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو بلا وجہ صدر ناصر کو مطعون کرنے کی فکر میں گھلے جاتے ہیں اور یہ جان لینے کے باوجود بھی کہ صدر ناصر مشرق وسطیٰ کا ہیرو اور عربوں کو مغربی سامراجی کے چنگل سے نجات دلانے والا ہے اس کی مخالفت کئے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں المنبر

باقی بر صـ ۱۸

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

سرکاری دعوتوں میں نماز کا اہتمام کریں

محمد الیاس مسعود

لاہور میں غیر ملکی مہمانوں کو پر جوش خیر مقدم کہنے کے لئے ایک دعوت کا اہتمام لازمی طور پر کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سولہ سترہ سالوں میں جو بھی غیر ملکی مہمان تشریف لائے انہیں شالیمار باغ میں دعوت چائے پر مدعو کیا گیا لیکن اس دفعہ چین کے وزیر اعظم کو لاہور کے تاریخی قلعہ میں دیوان خاص کے سامنے لاہور کے شہریوں نے خوش آمدید کہا اور انہیں چائے پر مدعو کیا۔

یہ بہت ہی مبارک روایت ہے کہ لاہور کے شہری اپنے معزز مہمانوں کے لئے حق میزبانی نہایت احسن طریق پر ادا کرتے ہیں شالیمار باغ کو دلہن کی طرح سجاتے ہیں۔ خوب صورت روشنیوں کا انتظام کرتے ہیں۔ اپنے معزز مہمانوں کے لئے اس راستہ پر اپنی آنکھیں بچھاتے ہیں۔ جہاں سے اسے گزرنا ہوتا ہے۔ غرضیکہ جو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ التزام ہو سکتا ہے وہ کرتے ہیں۔ مگر ان سارے اعلیٰ انتظامات میں اگر کوئی چیز مفقود ہوتی ہے تو وہ نماز کی ادائیگی کے لئے مناسب اہتمام کی ہوتی ہے۔ عموماً یہ دعوتیں ظہر کے بعد ہوتی ہیں۔ اور عصر کا وقت دعوت کے شروع میں یا درمیان میں ہو جاتا ہے۔ اس وقت ہزاروں کے ہجوم سے گنتی کے چند افراد اٹھتے ہیں۔ اور ادھر ادھر کونوں میں انفرادی طور پر نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض کے پاس زمین پر بچھانے کے لئے مناسب کپڑا بھی نہیں ہوتا اور وہ ننگی زمین پر ہی اپنے مالک حقیقی کے حضور سجدہ ریز ہوتے نظر آتے ہیں۔ ایسے مناظر دعوت پر مدعو سب حضرات دیکھتے ہیں لیکن منتظم حضرات نے ابھی تک اس بات کے انتظام کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ ان چند افراد کے لئے ایک صاف ستھری دری کا انتظام ہی کر چھوڑیں جس پر نماز ادا کی جا سکے

اس دفعہ چو این لائی صاحب کی دعوت میں، خیال تھا کہ قلعہ کی مسجد میں اذان کی آواز بلند ہوگی اور وہاں نماز عصر کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا ہوگا مگر یہ آرزو پوری نہ ہو سکی حسب سابق ایک سرو کے سائے میں پانچ چھ افراد نے نماز ادا کی لیکن خدا کا شکر ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنے کی سبیل بھی ہو گئی مجھے اس دن مولانا ظفر علی خاں مرحوم یاد آتے رہے۔ ان کا ایک واقعہ ہے کہ کراچی کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی کسی ریزولیشن پر تقریر کر رہے تھے۔ عصر کا وقت ہو گیا فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور پکارا "اٹھیے نماز کے لئے اجلاس ملتوی کر دیجئے!" گاندھی جی نے کہا "جو بھائی نماز پڑھنا چاہتے ہیں وہ جا سکتے ہیں۔" مولانا نے فرمایا "جی نہیں! اجلاس ملتوی ہونا چاہیئے۔ اس پر ہڑبونگ مچ گئی۔ مولانا کو غصہ آگیا ٹوپی سر پر رکھ۔ چھڑی ہاتھ میں لے۔ راستہ کاٹتے ہوئے باہر نکل گئے۔ اجلاس سے باہر نکل کر اذان کہی نماز پڑھی اور چلے گئے۔ اور اس کے بعد پھر کبھی کانگریس کے اجلاس میں شریک نہ ہوئے اس سلسلے میں ان کا ایک شعر کافی مشہور ہے ؎

گنبدِ کانگرس میں آج گونج رہی ہے یہ صدا
نیشنلسٹ ہے وہی ضِد ہو جسے نماز سے

اسی طرح برطانوی حکمران کے دربار کا واقعہ ہے۔ یہ دربار دہلی میں ہوا تھا۔ وہاں بھی نماز کا وقت ہوا تو مولانا نے اذان کہی اور نماز کا اہتمام کیا۔

لیکن آج مسلمانوں کی حکومت میں، اس ملک میں جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس خطۂ زمین کو اللہ سے اس لئے مانگا گیا تھا کہ یہاں اسلام کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کی جائے گی۔ اسلام کے ایک بنیادی رکن کی ادائیگی کو اس طرح فراموش کیا جا رہا ہے جس طرح یہ کبھی ہمارے لئے فرض ہی نہیں ہوا تھا۔

میں اکثر سوچتا ہوں۔ کیا اس ساری قوم میں آج کوئی ایک بھی ظفر علی خانؒ ایسی جرأت کا مالک نہیں ہے؟ اور کیا اس ساری قوم میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جو علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی عملی تصویر بن سکے ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

کاش! آج بھی مولانا ظفر علی خاںؒ ایسی جرأت اور علامہ اقبالؒ ایسی فراست کے لوگ ہماری رہنمائی کے لئے میدان میں آسکیں۔

بقیہ:۔ اداریہ

سے اس سلسلہ میں اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود ہم المنبر کو دینی و اخلاقی قدروں کا نقیب جریدہ خیال کرتے ہیں۔ المنبر کا دائرۂ عمل زیادہ تر تبلیغی ہے اور وہ جس نظریہ کو حق سمجھتا ہے برملا کہتا ہے۔ ہمیں اس سے بعض نظریات میں بجا طور پر اختلاف ہے لیکن اس کی حق گوئی و بے باکی اور افادیت ہمارے نزدیک شک و شبہ سے بالا تر ہے۔ ہماری رائے میں اس اخلاقی بے راہ روی کے دور میں "المنبر" جیسے پرچہ کا ڈیکلریشن معطل کر دینا انتہائی اقدام ہے ہم اپنی معزز حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ "المنبر" کی فروگزاشت سے قطع نظر کر کے اپنے اقدام پر نظر ثانی کرے اور جلد از جلد "المنبر" کے اجراء کے احکام صادر فرمائے۔

قاضی محمود افضل صاحب پی سی ایس کو صدمہ

چند دن ہوئے قاضی محمود افضل صاحب پی سی ایس پرسنل اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر لاہور کے والد بزرگوار قاضی محمد افضل صاحب لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ستر برس کے لگ بھگ تھی۔ وہ نہایت ہی نیک نفس اور تقویٰ شعار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

ہم اس غم میں محترم قاضی محمود افضل صاحب کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت ان کے والد بزرگوار کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے آمین۔ قارئین خدام الدین سے بالعموم اور حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ کے خلفاء اور دیگر بزرگان دین سے بالخصوص استدعا ہے کہ وہ قاضی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے صمیمِ قلب سے دعا فرمائیں۔

ضروری اطلاع

ایجنٹ اور خریداران حضرات سے گزارش ہے کہ رقوم کی ادائیگی بذریعہ چیک ہرگز نہ کریں ادائیگی منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ سے ہونی ضروری ہے فیس منی آرڈر و بنک ڈرافٹ بذمہ ایجنٹ اور خریدار ہے۔ (مینجر)

عظمتِ قرآن

رحمت علی صابر لیڈی ایچیسن ہسپتال — لاہور

حضرت علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں ایک یہودی آیا۔ یہودی بڑا عالم فاضل اور مدبّر شخص تھا۔ خلیفہ کے حضور اس نے اپنے مذہب کی بہت سی باتیں کیں۔ خلیفہ مامون الرشید یہودی کی باتوں اور دلائل سے بہت متاثر ہوا اور سوچا کہ اس عقلمند یہودی کو اسلام کی دعوت دینی چاہیئے۔ چنانچہ خلیفہ نے یہودی کو اسلام قبول کرنے کے لئے کہا۔ یہودی نے خلیفہ کا پیغام سُنا تو کہنے لگا کہ جب تک آپ اسلام اور قرآن کی سچائی مجھے دلائل سے نہ منوائیں گے اس وقت تک میں اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس پر خلیفہ نے دلائل پیش کئے۔ قرآن مقدس کی عظمت بیان کی اور کہا کہ قرآن ہی ایک ایسی باعظمت اور بابرکت کتاب ہے کہ جس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالےٰ نے خود لیا اور فرمایا ہے کہ اس کی حفاظت میں خود کروں گا۔ اس کے برعکس تورات اور انجیل کی حفاظت کا بوجھ علماء کرام پر ڈالا گیا تھا اور چونکہ وہ ان کتابوں کی حفاظت نہ کر سکے اس لیئے وہ کتابیں اپنی اصلی حالت کھو بیٹھیں۔ اگر اُن کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالےٰ خود لے لیتے تو وہ ہمیشہ محفوظ رہتیں۔

خلیفہ کے دلائل سُن کر یہودی کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ اس کے دل کا سکون جاتا رہا اور وہ ایک عجیب اُلجھن میں مبتلا ہو گیا اس نے سوچا کہ مجھے ان آسمانی کتابوں کا امتحان لینا چاہیئے چنانچہ امتحان کی غرض سے اس نے انجیل کے تین قلمی نسخے تیار کئے جن میں اپنی طرف سے بہت سی تحریف کر دی، پھر اس کو عیسائیوں کی حکومت میں بھیج دیا کہ اگر اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے تو ضرور شور مچائیں گے کہ یہ تحریف کس نے کی ہے وہ تین ماہ تک انتظار کرتا رہا مگر تین مہینے تک انتظار کرنے کے باوجود کسی نے شور نہ مچایا اور وہ نسخے رائج ہو گئے۔ پھر اس نے تورات کے تین قلمی نسخے تیار کر کے علماء یہود کو بھیجے ان میں بھی بہت سی تحریف کی اور کافی ردو بدل کر دیا مگر تین مہینے انتظار کرنے کے باوجود ملک کے کسی بھی کونے سے کوئی صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی اور وہ نسخے بھی رائج ہو گئے۔ رائج کیوں ہو گئے؟ اس لئے رائج ہو گئے کہ خدا تعالےٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ یہودی بڑا حیران ہوا کہ میں نے ان کتابوں میں اتنی گڑبڑ کی مگر کسی نے چوں تک نہ کی اور نہ کسی یہودی اور نصرانی کے ماتھے پر بل آیا اب قرآن کریم کا امتحان لینا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے قرآن کے بارے میں بھی وہی رویّہ اختیار کیا اور قرآنی نسخوں میں تحریف کر کے انہیں علماء کرام کے پاس بھیج دیا اور جواب کا انتظار کرنے لگا۔ یہودی نے دیکھا کہ تین مہینے تو کجا تین دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ ہر گلی اور ہر محلے میں شور برپا ہو گیا کہ یہ کون بدبخت اور خبیث ہے کہ جس نے قرآن عزیز میں گڑبڑ کر دی۔ یہودی بہت زیرک اور دانا آدمی تھا سچائی اس کے دل میں گھر کر گئی کہ واقعی قرآن ایک باعظمت کتاب اور آخری کلامِ خداوندی ہے اور یہ کسی صورت میں بھی بدل نہیں سکتی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالےٰ نے خود لے رکھا ہے یہودی کے دل پر اس کا بے حد اثر ہوا وہ خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوا اور سچے دل سے اسلام میں داخل ہو گیا۔ خلیفہ بڑا حیران ہوا کہ اس وقت میرے کہنے سے تو یہ مسلمان نہ ہوا تھا۔ اب تو پیچھے بعد خود بخود مسلمان کیسے ہو گیا ہے۔ چنانچہ خلیفہ نے وجہ دریافت کی تو یہودی نے کہا کہ اتنے عرصے میں میں نے تمام کتابوں کا امتحان لیا ہے اور اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر کوئی کتاب برحق ہو سکتی ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے واقعی یہ ایک ایسی باعظمت کتاب ہے کہ قیامت تک اس میں ایک لفظ کا بھی ہیر پھیر نہیں ہو سکتا۔

پیارے بہن بھائیو!

ہمیں بھی چاہیئے کہ قرآن مجید سے دلی لگاؤ پیدا کریں۔ ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم اللہ کی اس رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

چیف ایڈیٹر
عبیداللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳۰-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

قرآن عزیز

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

بہ تحشیہ جدیدہ

رنگین — دیدہ زیب

عکسی طباعت سے مزیّن

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ھدیہ

مجلد قسم سوم	مجلد قسم دوم	مجلد قسم اوّل
مکینیکل گلیز کاغذ	کرنافلی سفید کاغذ	ختم ہو گیا ہے
۹/- روپے	۱۲/- روپے	۲۰/- روپے

محصولڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہو گا۔

فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔

وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔

تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور

اس مختصر سے رسالہ میں ذات باری تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہر ایک اسم کی تشریح و وضاحت نہایت ہی عمدہ اور عام فہم پیرایہ میں کی گئی ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ اگر انسان ان اسماء کا مظہر بننا چاہے تو اپنے آپ کو ان کی خصوصیات سے کس طرح متخلق بنائے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی ہر صفت کے سامنے کس طرح حق عبودیت ادا کرے؟

نیز مضمون کو عام فہم بنانے کیلئے عند الضرورت حجۃ الاسلام امام غزالی رح اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کی تصریحات بھی درج ہیں۔

اس رسالہ کے اخیر میں ہندوستان کے مقتدر علمائے کرام کی تصدیقی آراء بھی موجود ہیں۔ رسالہ کا حجم سرکاری درسی کتب کے ۸۸ صفحات جتنا ہے کتابت عمدہ

قیمت ۱۲ پیسے محصولڈاک ۱۳ پیسے

ملنے کا پتہ: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

فلسفہ عید قربان

مرتبہ حضرت مولینا حاجی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور

مفت

اس نام کا ایک رسالہ انجمن خدام الدین نے بڑے بڑے علماء کرام کی تصدیقات سے شائع کیا ہے جس میں قربانی کی ابتداء۔ ابراہیمی قربانی کے نتائج۔ فلسفہ عید قربان کا ذکر ہے۔ علاوہ اسکے یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر مسلمان صحیح معنوں میں قربانی کی رسم ادا کریں تو انکے اندر وہ روح پیدا ہو سکتی ہے جس سے ساری دنیا میں سرفراز و ممتاز بن جائیں اور دوسری قوموں کو اپنی مقناطیسی کشش سے دائرہ اسلام میں کھینچ لائیں۔

مقامی حضرات دفتر سے مفت لے سکتے ہیں اور بیرونی حضرات ۷ پیسے کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیجکر زیادہ تعداد میں منگوائیے اور دوست احباب میں تقسیم فرما کر اشاعت و تبلیغ کا ثواب پائیے۔

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

یہاں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قرآن مجید (سندھی ترجمہ)

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا و سیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ

رعائتی ہدیہ

ہدیہ فی جلد ۱۰/۵ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ روپے کل ۱۱/۶۰ روپے۔ پیشگی بھیج کر طلب کریں۔